صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 مارچ 2019ء بمطابق 10 رجب 1440 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِیْزَانِ O وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): نہایت مہربان اللہ نے اس قران کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو، انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Mr. Ahmad Kundi, MPA Sahib, for five days; Shagufta Malik Sahiba, MPA, for five days; Mr. Muhammad Zahoor Sahib, MPA, one day; Mr. Aqibullah Khan, MPA, one day; Ms: Nadia Sher, MPA, one day; Mr. Shakeel Ahmad, Minister for Revenue, one day; Mr. Tufail Anjum, MPA, one day; Ms: Madiha Nisar, MPA, one day; Mr. Liaqat Khattak, MPA, one day; Mr. Kamran Khan Bangash, Special Assistant to CM for IT, one day, Ms: Maria Fatima, MPA, one day; Syed Muhammad Ishtiaq, Minister for Environment, one day; Mr. Laiq Muhammad Khan, MPA, one day; Ms: Sitara Afreen, MPA, one day; Ms: Asia Khattak, MPA, one day. Is it the desire of the House to approve the leave?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: So the leave is granted. Ji, Nighat Orakzai Sahiba.

رسمی کارروائی

(نیوزی لینڈ میں مساجد پر دہشتگردانہ حملوں کی مذمت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جو آپ کی وساطت سے مجھے ملا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! نیوزی لینڈ میں جو حملہ ہوا اور اس میں ساٹھ سے زیادہ نمازی شہید ہوئے اور اس سے بھی زیادہ لوگ جو ہیں ابھی تک ہاسپیٹل میں ہیں، کچھ لاپتہ ہیں لیکن اس کے باوجود وہ تمام ممالک سوائے پاکستان کے یا ترکی کے، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس آدمی کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا اور اس آدمی نے ذہنی Disability کی وجہ سے یہ سارا کام کیا۔ جناب سپیکر صاحب! ہم امریکہ، بھارت اور ان ممالک کے ان بیانات کی مذمت کرتے ہیں اور ان کو یہاں سے یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ جب کسی مسلمان ملک میں کوئی ایسا حادثہ ہوتا ہے تو وہ دہشتگرد اور جب کسی سیکولر ملک میں ہوتا ہے تو وہ ذہنی طور پر Disabled۔ جناب سپیکر صاحب! میں ان تمام ممالک کو یہ بھی بتادینا چاہتی ہوں کہ ابھی جو مذاکرات شروع ہوئے ہیں، یہ ان مذاکرات کو بھی سبوتاژ کرنے کی ایک کوشش ہے کہ پاکستان ہمیشہ اس آگ میں جلتا رہے لیکن ہم لوگ ان کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ یہ آگ جلد ہی بجھے گی اور پاکستان جس

طریقے سے، میں پوری قوم کو، پورے پاکستان کو، بالخصوص سندھ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ایسا Event کر کے تمام دنیا کو یہ میسج دے دیا، پورے پاکستان نے کہ پاکستان ایک Peaceful ملک ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں چاہتی ہوں کہ آپ کی اجازت اور ہاؤس کی اجازت سے ایک جوائنٹ قرارداد لائی جائے تاکہ ہم ان ممالک کو یہاں اس اسمبلی سے یہ میسج دے سکیں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں لیکن پاکستان ہمیشہ زندہ رہے گا اور تاابد یہ پاکستان نہ مٹے گا اور نہ ہی اس کو کوئی مٹا سکتا ہے کیونکہ آج بھی آپ دیکھیں تو میں سمجھتی ہوں کہ آج بھی مشقیں جاری ہیں موٹروے پہ، لیکن ہماری افواج، مودی یہ سن لے، امریکہ یہ سن لے کہ ہم میں ابھی اتنی طاقت ہے، ہمارے ساتھ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدُالرَّسُوْلُ اللہ ہے، ہمارے ساتھ کلمہ ہے، ہمارے ساتھ خدا ہے، ہمارے ساتھ ان کا نبی ﷺ ہے، تو اس وجہ سے مودی یہ سن لے کہ اپنے الیکشن کے لئے وہ کوئی بھی مکروہ، کسی قسم کا گھناؤنا کھیل کھیلنا چاہتا ہوگا، تو یہاں سے افواج پاکستان اور پھر پاکستان کے عوام، چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ان کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ مودی کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ تو جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو اس پر جوائنٹ قرارداد لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو نگہت بی بی، بالکل اس میں اپوزیشن لیڈر اور گورنمنٹ بیٹھ کر جوائنٹ ریزولیوشن تیار کر لیں اور اس کو لے آئیں۔ عنایت اللہ صاحب! ایم پی اے صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ نگہت بی بی نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ بڑا Important ہے کیونکہ جب کسی مسلمان کے ہاتھ سے کوئی مرتا ہے تو پھر پوری دنیا کے اندر اسلام کے حوالے سے بات ہوتی ہے، اسلام کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے اور مغربی دنیا یک آواز ہو کر اسلام اور مسلمانوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں لیکن اس حملے کے بعد میں نے جو مغربی میڈیا کو Follow کیا ہے اور جو مغربی لیڈرز ہیں، ان کے بیانات کو Follow کیا ہے تو میں ایک تو یہاں نیوزی لینڈ کی پرائم منسٹر کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس بات کو Acknowledge کرتے ہیں کہ وہ واحد لیڈر ہیں کہ جنہوں نے مسلمانوں کا لباس پہن کر، جا کر وہاں مسلمانوں سے یکجہتی کا اظہار کیا اور اس نے اپنی تقریر کے اندر اس کو Terrorist attack declare کیا لیکن باقی جو مغربی دنیا ہے، وہ اس کو Shooting کا نام دے رہے ہیں اور یہ بڑا ایک Subtle difference ہے، بڑا نازک Difference ہے کہ جب مسلمان کو قتل کیا جاتا ہے، مسلمان

کے اوپر حملہ ہوتا ہے تو وہ Christian terrorism نہیں ہوتی ہے، وہ Jewish terrorism نہیں ہوتی ہے، وہ Shooting down ہوتی ہے، وہ مسلمانوں کو Shoot کرنا ہوتا ہے جبکہ کسی نان مسلم پر حملہ ہوتا ہے تو وہ Terrorism ہوتی ہے، یہ Definition ہے Terrorism کی جس کے اندر صرف مسلمانوں کو یہ Highlight کرتے ہیں اور اس بندے کی جو ہسٹری ہے، وہ ہسٹری بھی یہ بتا رہی ہے کہ اس کو مسئلہ ہے مسلمانوں سے، اسلام فوبیا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں نے اور Immigrants نے ہماری Jobs کے اوپر قبضہ کیا ہے، ہمارے کلچر کے اوپر قبضہ کیا ہے، ہمارے Values کو Accept نہیں کر رہے ہیں، ہماری فری سوسائٹی کو Accept نہیں کر رہے ہیں، اس لئے ان کا یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ The Muslims, they have no place in the West and they should go back to their countries، ان سوسائٹیز کے اندر یہ بات ہوتی ہے کہ جو Liberal values کی بات کرتے ہیں، جو ہیومن رائٹس کی بات کرتے ہیں اور جو اس میں بڑے Vocal ہوتے ہیں اور یہ ڈبل سٹینڈرڈ ان کے ہاں ہے اور مسلمانوں کو وہ اس ڈبل سٹینڈرڈ سے Treat کرتے ہیں تو یہ واقعات ہوتے رہیں گے لیکن میں وہاں کے مسلمانوں کو بھی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس روز عصر کے وقت اتنے لوگ جمع کیے اور یہ میسج دیا کہ ہمیں ان چیزوں سے ڈرایا نہیں جا سکتا، اس لئے بحیثیت مجموعی ہمیں مغربی ممالک کے اس رویے کو Condemn کرنا چاہیئے، ہمارے ان ہاؤسز سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے تاکہ دنیا کے اندر جو Collective conscience بنتا ہے، ایک اجتماعی شعور بنتا ہے تو اس اجتماعی شعور کے اندر ہماری آواز آ جائے کہ ہم اس بات کی اور اس حوالے سے پوری طرح Alive ہیں، ہمیں پورا معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ کس طرح امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے؟ اس لئے میں نگہت اورکزئی کے پوائنٹ کو بھرپور طور پر سپورٹ کرتا ہوں اور میں اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی جوائنٹ ریزولیوشن ہم ڈرافٹ کر کے مرکزی حکومت کو بھیجیں تاکہ وہ فارن آفس کے Through اس کو Circulate کرے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ کریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں جناب عنایت صاحب کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں جی۔ پوزیشن یہ ہے جی کہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو ہمیں دہشتگرد کہا جاتا ہے، کشمیریوں کے ساتھ انڈیا میں ہوتا ہے تو دہشتگرد ہوتا ہے، پھر تو یہ بھی صحیح تھا کہ جب امریکہ میں ورلڈ ٹاور کو Aerorplane نے Hit کیا تھا، پھر تو وہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا بھی دماغ خراب ہو، تو Internationally جو Image مسلمانوں کے Against اور اسلام کے Against buildup ہو رہا ہے، اس سے اللہ کے فضل سے ہمارے حوصلے پست نہیں ہوں گے، الحمد للہ ہم ہر محاذ پر As a Muslim تیار ہیں، ہر موقع پر تیار ہیں لیکن Internationally ہم ہی اس کو فوکس کریں گے اور ہم ہی اس پہ زور دیں گے تاکہ اس پہ ایک جان ہو کر اس کو وہ کریں، تو ہم بیٹھ کر وہ ڈرافٹ کر لیتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ریزولیوشن تیار کر لیں تو پھر مناسب وقت پر پیش کر لیتے ہیں۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ نگہت بی بی نے پوائنٹ اٹھایا ہے اور جو ہم دیکھ رہے ہیں ملکی سطح پر، بین الاقوامی سطح پر، یہ جو واقعہ ہوا ہے، دیکھا جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (نگہت بی بی اور دوسرے اراکین سے مخاطب ہوتے ہوئے) تب تک آپ ریزولیوشن تیار کر لیں تاکہ اسی کے ساتھ ہی پھر اس کو کر لیں۔

جناب سردار حسین: دیکھا جائے تو ساری دنیا میں، ساری دنیا نے اس کو Condemn کیا ہے اور ظاہر ہے یہ ایک ایسا افسوسناک واقعہ ہے کہ اس سے تو میرے خیال میں انسانیت ہل جاتی ہے۔ جہاں تک اسی بات کا تعلق ہے تو جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا، نیوزی لینڈ کی حکومت کو میں Appreciate کرتا ہوں، پرائم منسٹر کو کہ وہ خود وہاں پر آئی ہیں اور میرے خیال میں جتنی دادرسی ہو سکتی تھی، وہ انہوں نے کی ہے اور یہ تو ابھی پتہ چلے گا لیکن جو رپورٹس سامنے آ رہی ہیں تو ایک جنونی تھا، اس بندے کو تو میرے خیال میں کوئی جنونیت تھی، مذہبی حوالے سے اگر دیکھا جائے تو خود کتنی منصوبہ بندی کے ساتھ یہ بندہ آیا ہے، خود اس نے ویڈیو بھی بنائی ہے، اس کے بعد دوسری مسجد پر بھی اس نے حملہ کی ایک کوشش کی ہے،

جناب سپیکر! ساری دنیا کو بھی Appreciate کرتے ہیں ایک طرح سے، کل ہم دیکھ رہے تھے ٹیلی ویژن پر کہ ایک سینیٹر اس واقعے کی وکالت کر رہا تھا تو ایک بچہ آیا، وہ بچہ مسلمان نہیں تھا، وہ سینیٹر بھی مسلمان نہیں تھا، تو ہمیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے، میرے خیال میں احساس کمتری اور احساس محرومی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے لیکن عنایت اللہ خان کی ایک بات سے بالکل اتفاق ہے کہ ساری دنیا کو بیک آواز اسی Incident کو Condemn کرنا چاہیئے اور نیوزی لینڈ کی حکومت کو اسی لئے بھی Appreciate کرتے ہیں کہ اس قاتل کو گرفتار کیا، پھر دوسرے ہی دن اس کو کورٹ میں لے آئے اور ہمیں امید ہے ان شاء اللہ اور ہم مطالبہ بھی کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر! دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہیں، پاکستان کی نو لاشیں وہاں پر پڑی ہیں لیکن کل کراچی میں بہت بڑے بین الاقوامی رقص و سرود کا ایک منظر تھا، ہمیں خود بھی ان چیزوں کی طرف سوچنا چاہیئے جناب سپیکر! ہمیں خود بھی سوچنا چاہیئے، یعنی اگر فائنل میچ ہے، کم از کم تین دن تو سوگ ہونا چاہیئے، تین دن تو سوگ ہونا چاہیئے، اگر تین دن کے بعد یہ فائنل میچ آتا ہے تو کونسی قیامت آجاتی ہے؟ تو میرے خیال میں ہمارے-----

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ہو سکتا ہے کہ پھر 'پشاور زلمی' جیت جاتا۔

<u>جناب سردار حسین:</u> میرے خیال میں ہمارے اپنے قول و فعل میں بھی بہت بڑا تضاد ہے، یہ بھی دیکھنا چاہیئے، بہر حال ہم ساری دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ جو واقعہ ہوا ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے اور ساری دنیا نے جس طرح Condemn کیا ہے لیکن ریاست اور ممالک کی جو بات ہے، بالکل ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ممالک کو بھی اسی واقعہ کو اسی طرح Condemn کرنا چاہیئے جس طرح کہ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ بابک صاحب۔ آنریبل ایم پی اے، مومنہ باسط صاحبہ۔

<u>محترمہ مومنہ باسط:</u> تھینک یو، آنریبل سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں نگہت اورکزئی صاحبہ کے ساتھ، Totally ان کی بات کو سیکنڈ کرتی ہوں کہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے اور یہ جو واقعہ نیوزی لینڈ میں پیش آیا، بہت ہی ہولناک اور بہت افسوسناک واقعہ ہے، تھوڑا میں یہاں پر ضرور بولنا چاہوں گی کہ ہم مسلمانوں کا یا ہم پاکستانیوں کا دل اتنا بڑا ہے کہ اگر کہیں بھی کوئی Terrorist attack ہو رہا ہے تو ہم اس کو Terrorist attack ہی کہیں گے، Either وہ کسی مسلم کے Through ہوا ہے، کسی Foreign

جو مسلمان اس قسم کی حرکت کرنے Unfortunately میں یا پاکستان کے اندر ہوا ہے لیکن Country
پر مجبور ہو جاتے ہیں Because ان کو Provoke کیا جاتا ہے، اس حد تک ان کو پہنچایا جاتا ہے اور میں
ندیم راشد صاحب کا ضرور بتانا چاہوں گی یہاں پر کہ جنہوں نے اس Terrorist کو روکنے کی کوشش کی،
وہاں پر جتنے لوگ تھے، ان کو بچانے کی کوشش کی، His son was involved as well، میں
آج ہی ادھر دعا کے لئے گئی تھی تو I feel proud کہ وہ جو بیٹا ہے، ان کا ایبٹ آباد سے تعلق تھا اور
Even his son جو کہ اکیس سال کا بچہ تھا، وہ بھی ایک چھوٹے بچے کے اوپر لیٹ گیا اس کو بچانے کے
لئے کہ شور مت کرنا، تو اس نے بھی اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں
ایسے شہداء کو۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: بابر سلیم سواتی صاحب۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: جناب سپیکر! میں اپنی بہن نگہت اورکزئی، مومنہ باسط صاحبہ، عنایت اللہ صاحب
اور بابک صاحب کا، ان سب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس سانحہ کے اوپر اظہار رائے کیا۔ ایک بات کی
گزارش کرنا چاہوں گا، یہ ایسا واقعہ ہے کہ اسے ہم سطحی نظر سے نہیں دیکھ سکتے، یہ آدمی قطعاً کوئی جنونی
نہیں تھا، قطعاً یہ کوئی دیوانہ پن کا شکار نہیں تھا، یہ ایک Well organized اور ایک Well planned
واقعہ تھا، اس نے اپنی بندوقوں کے اوپر جو اشارے دیئے ہوئے تھے، وہ تمام تاریخی حوالہ جات تھے، جہاں
جہاں مسلمانوں کی پیش قدمی کو یورپ کے اندر روکا گیا، ان حکمرانوں کے نام تھے، جہاں جہاں مسلمانوں
کے اوپر، جہاں پناہ گزینوں کو مارا گیا، ان کے اپنوں کے نام تھے، یہ ایک گروہ ہے، یہودی ہمارے خلاف
بڑی خاموشی کے ساتھ بہت بڑا سرمایہ Invest کر رہے ہیں اور اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، "ڈارک
ویب سائٹ" چلانے والے اس سارے واقعے کو دیکھ رہے تھے، یہ ان کے لئے اربوں ڈالر کا بزنس بھی تھا
اور مسلمانوں کے اوپر ایک وار بھی تھا، اس کو ہم ہر طریقے سے Condemn بھی کرتے ہیں اور معزز ایوان
سے میں یہ گزارش بھی کرتا ہوں، ایسی چیزوں کو قطعاً جناب عنایت اللہ صاحب! ہم بڑے عرصہ اور بڑے
طویل عرصے سے ایک جنگ میں ہیں، ایسی چیزون کو ہمیں قطعاً سطحی نہیں لینا چاہیئے، ہمیں مل بیٹھ کر
حکومتی سطح پر، جب بات اس ملک کی ہو، جب بات دین کی ہو تو پھر کوئی حکومت نہیں ہے، کوئی اپوزیشن
نہیں ہے، پھر ہم سب الحمدللہ مسلمان ہیں اور پھر ہم پاکستانی ہیں، ایک گزارش میں کروں گا، جو بات ہوئی

کہ ادھر یہ سانحہ ہوااور ادھر ناچ اور گانا پاکستان میں چل رہا تھا، باتوں کو جس طریقے سے ہوں اس طریقے سے لینا چاہیئے، وقتی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے، پاکستان ایک بڑی طویل جنگ سے گزرا ہے، پاکستان کو دنیا بھر میں دہشتگرد اور دہشتگردوں کی پناہ گاہ ڈیکلیئر کیا گیا تھا، پاکستان کے اندر کوئی آنے کو تیار نہیں تھا، پاکستان کے اندر کوئی کھیل نہیں ہو رہا تھا، پاکستان کے اندر کوئی Activity نہیں ہو رہی تھی، حکومت نے اس پہ بڑا کام کیا، ہمارے اداروں نے اس پر بڑا کام کیا، ہم نے پاکستان کے اندر ایک Momentum بنایا، ہم نے پہلے دہشتگردوں کو شکست دی، ان کے ٹھکانے تباہ کئے، ان کو مسمار کیا، ان کو کیفر کردار تک پہنچایا اور پھر ہم نے دنیا کو Invite کیا، تین سال ہم یہ میچز یو اے ای میں کراتے رہے کیونکہ انٹرنیشنل پلیئر زیہاں آنے کو تیار نہیں تھے، پچھلے فائنل میں بھی انٹرنیشنل پلیئر زنے انکار کر دیا تھا، یہ ایک بہت بڑی کاوش تھی، اس ملک کے مقام کو اجاگر کرنے کی ایک کاوش تھی جو الحمد للہ میں سمجھتا ہوں پاکستان کی وفاقی حکومت نے اور ہمارے اداروں نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا، یہ ایسا موقع تھا کہ اس Event کو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ ہم ہر طریقے سے، جو ہمارے شہید بھائی ہیں، ہم ان کے ساتھ تھے، جناب عمران خان نے کل ہی ہمارے اس شہید بھائی کے لئے ایک اعزاز کا بھی اعلان کیا ہے، یہ ہماری کاوش ہے اور کوشش ہے، میری درخواست ہے تمام بھائیوں سے کہ جہاں بھی بات امت مسلمہ کی ہو، جہاں بھی بات پاکستان کی ہو تو پھر وہاں صرف مسلمان رہیں اور پاکستانی رہیں۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> الحاج قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر فوڈ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے، بہت دکھی واقعہ ہوا ہے، سب نے اس پر دکھ (کا اظہار) کیا اور آپ کو پتہ ہے کہ آپ ہی کی Constituency کے دو بچے، نعیم راشد اور اس کا بیٹا، یہ سابق ڈی جی وسیم افضل کے بھانجے ہیں اور تنویر جو کہ بینک منیجر ہیں اور ڈاکٹر سلیم کے بھانجے ہیں، انہوں نے اپنی بہن کو بھی اور اپنی بھانجی کو بھی نیوزی لینڈ بھیجا، وہاں ان کی تدفین وہ کر رہے ہیں، تو رات کو میں ان کے پاس گیا تھا، ان کے پاس بیٹھا، ان کے ساتھ تعلقات بھی تھے اور اس خاندان کا مورال بڑا اونچا تھا، انہوں نے ٹیلیفون پر بات کی، تو نعیم راشد کی بیوہ نے جو کہ بنوں کے چیف انجینئر سی اینڈ ڈبلیو قیوم خان کی بیٹی ہے، تو اس نے کہا کہ مجھے بڑا فخر ہے کہ

میں بیوہ ہوں شہید کی اور ماں ہوں شہید کی اور مسلمانوں کو تو یہ فخر ہے، یہ غازی ہوں تب بھی فخر ہے اور شہید ہو جاتا ہے، تب بھی فخر ہے، پوائنٹ سکورنگ میں بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں اپوزیشن والے، ہمارے دوست، آنریبل بھائیوں نے باتیں کیں، بہنوں نے باتیں کیں، بڑی اچھی بات ہوتی لیکن تھوڑی سی وہ Mix کر لیتے ہیں پوائنٹ سکورنگ کے لئے، وہ ذرا زیادتی ہو جاتی ہے، ایک شیڈول پروگرام ہوتا ہے، اس نے اپنی جگہ ہونا ہوتا ہے، یہ ایک ہی شہر میں جنازہ بھی ہوتا ہے اور اسی دن شہر میں شادی بھی ہوتی ہے تو یہ چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں، دکھ ہوتا ہے، یہ نہیں ہے کہ کوئی خوشی ہوئی ہے، تو یہ ساری جو باتیں ہیں، ہم سب اس کو Condemn بھی کرتے ہیں، ساری قوم اس پر دکھی بھی ہے اور وہ چونکہ نیوزی لینڈ کی پرائم منسٹر نے تھوڑا نہیں بلکہ زیادہ اس نے کہا کہ یہ دہشتگردی ہے، کلیئر دہشتگردی ہے لیکن دوسرے جو بڑے ممالک ہیں، ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے کہ یہ Shooting ہے، یہ قابل نفرت ہے، اس کی ہم مذمت کرتے ہے اور جوائنٹ قرارداد ہم ان شاءاللہ پیش کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو قلندر لودھی صاحب، ریزولیوشن تیار ہونے تک ہم کال اٹینشنز لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 05: Mr. Sardar Hussain Babak, MPA, to move his call attention notice No. 245, in the House.

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیسور شمالی وزیرستان میں ایک معصوم بچی کی فریاد پر صوبائی حکومت کی خاموشی اور ذمہ داران کی طرف سے غیر سنجیدگی کا مظاہرہ قابل افسوس اور تکلیف دہ ہے، دہشتگردی کے واقعات اور قبائلی اضلاع میں آپریشنز کی وجہ سے تباہ حال زندگی قابل توجہ ہے اور وہاں پر جان و مال کے بڑی مقدار میں نقصانات اور اس طرح عزت نفس، چادر اور چار دیواری کی پامالی ناقابل برداشت ہے، صوبائی حکومت کا خاموش بنا رہنا زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے، حکومت کو فوری طور پر واقعے کی انکوائری کرنی چاہیئے اور ذمہ داروں کو قانون کے کٹہرے میں لانا چاہیئے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی ناقابل برداشت حرکت کی جرات نہ ہو۔

جناب سپیکر! حکومت کو سنتے ہیں تو پھر اس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب قلندر خان لودھی۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! بابک صاحب ماشاء اللہ بڑا اچھا Role ادا کر رہے ہیں اور آج سے نہیں پچھلے تین دہائیوں سے ماشاء اللہ آج تیسری ٹرم ہے ان کی، پہلے 2002 میں آپ میرے ساتھ نہیں تھے تو اب اس کے بعد Continuously آ رہے ہیں، بڑی اچھی تیاری اور باتیں بھی کرتے ہیں، مجھے تھوڑی سی آپ سے بات کرنے کی اجازت چاہیئے، میں بشیر بلور صاحب کو، جو میرے آئیڈیل بھی تھے، بڑی اچھی باتیں کرتے تھے، اللہ انہیں جنت میں جگہ دے۔ جب ایم ایم اے کی ادھر گورنمنٹ تھی، جماعت اسلامی کی اور جے یو آئی کی، تو اس میں وہ، آپ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی تھا اس ہاؤس میں، تو وہ ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھ جاتے تھے، تو اس وقت تو وہ بھی دس تھے، ہماری جماعت بھی دس تھی، شیر پاؤ خان بھی دس تھے، ان کے بھی دس تھے، تو Next term میں وہ بتیس پر آ گئے اور پھر انہوں نے گورنمنٹ بنائی، تو یہ ان کا اچھا ایک Trend ہے اور بات چل رہی ہے۔ یہ جو خیسور کا واقعہ ہے، یہ چند دن پہلے جب ہوا، ایک بارہ سال کا لڑکا تھا جس نے ایک ویڈیو بنائی اور ویڈیو بھی اس نے گھر میں بنائی کہ میرے گھر میں ایجنسی یا جو بھی لوگ آتے ہیں تو وہ اس طرح کرتے ہیں اور یہ حرکت کرتے ہیں، جو مجھے زیب نہیں دیتا یہاں پہ بات کرنا، اس کا باپ کہیں بند تھا کسی کیس میں، تو اس کے بعد جب یہ بات اور گورنمنٹ نے اس کیس پر ڈی سی کی ڈیوٹی لگوائی گئی، ڈی سی نے اسی پر جرگہ بلایا، اس جرگے نے یہ ذمہ داری اٹھائی کہ یہ بات ہمارے تک چھوڑ دو، اس کا والد بھی رہا ہو گیا، والد سے پوچھا گیا، والد نے گھر والوں سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ یہ ضرور آئے ہیں، انکوائری کے لئے آتے رہے ہیں اور کوئی ایسی بات نہیں ہے، چادر اور چار دیواری والی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد جرگے نے اس سے بات کی، اس پر پھر ڈی سی صاحب نے 18 تاریخ کو ان کا یہ بھی ہو گا کہ یہ سب کچھ میں نے Settled کر دیا ہے اور ٹھیک ہے جرگہ نے آپس میں یہ ساری باتیں ان کی مرضی کے مطابق ہو نگیں، ایسا کوئی بڑا واقعہ نہیں ہوا جو کہ سوشل میڈیا پر آ گیا تھا اور وہ نہیں تھا، اس کی انکوائری میں کچھ بات نہیں نکلی اور یہ گرینڈ جرگہ نے اس کا فیصلہ کیا ہے اور ڈی سی کی سربراہی میں یہ سب کچھ، نہ گورنمنٹ سوئی ہوئی ہے اور نہ گورنمنٹ بے حس ہے اور نہ ہی گورنمنٹ چادر اور چار دیواری کی پامالی پہ خاموش رہتی ہے، یہ سب کچھ ہو چکا ہے، Settled ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کو دوبارہ پہلی بھی ایک دفعہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کی تھی، اس کا بھی یہ ہوا تھا کہ اس کی انکوائری ہو گی، سب کچھ، انہوں نے کچھ ایسی باتیں کی تھیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لودھی صاحب۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر! منسٹر صاحب ہمارے بزرگ ہیں اور ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور یہ کال اٹینشن میں نے اسی دوران چونکہ اسمبلی میں Submit کرایا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی اور منسٹر ہوتا تو میں ضرور Argument کرتا لیکن چونکہ ہمارے بزرگ ہیں اور انہوں نے فلور آف دی ہاؤس بھی یہ یقین دلایا کہ یہ مسئلہ Settled down ہوگیا ہے تو Anyhow, it`s okay۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عنایت اللہ خان صاحب، آنریبل ممبر پراونشل اسمبلی، کال اٹینشن نمبر 260۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ زکواۃ وعشر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حکومت خیبر پختونخوا نے زکواۃ کمیٹیوں کو کام سے روک دیا ہے اور زکواۃ کی مد میں رقم کو بھی جاری نہیں کیا جارہا ہے جس سے مستحق اور لاچار لوگوں کی مشکلات میں مزید اضافہ ہورہا ہے، لہذا حکومت اس بات کی وضاحت کرے۔

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تھوڑا Explain کروں، اس کے بعد حکومت Respond کرے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: میں کوئی چار مہینے پہلے بھی اسی قسم کا ایک کال اٹینشن نوٹس اسمبلی میں لاچکا تھا اور اس میں اخبار کے اندر خبر چھپی تھی کہ کوئی پینتالیس کروڑ روپے خرچ نہیں ہو پارہے ہیں اور وہ حکومت کے پاس پڑے ہیں، زکواۃ منسٹری کے پاس پڑے ہیں جو کہ مستحقین کے پیسے ہیں، ان کو خرچ نہیں کیا جارہا ہے۔ ظاہر ہے یہ زکواۃ لوگوں کی اکاؤنٹس سے کاٹی جاتی ہے اور وہ اس لئے ہوتی ہے کہ وہ مستحقین کے پاس پہنچ جائے، اس وقت کوئی منسٹر یہاں نہیں تھا اور Proper مجھے جواب نہیں ملا اور آپ نے اس کال اٹینشن کو پینڈنگ کر دیا لیکن میں نے اس وجہ سے آگے اس پر زور نہیں دیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ کوئی Interim مسئلہ ہے، عبوری مسئلہ ہے اور وہ حل ہو جائے گا لیکن یہ خبر پچھلے دنوں پھر دوبارہ آئی کہ یہ جو زکواۃ کمیٹیاں ہیں، ان کو بھی Dissolve کیا گیا ہے، اور جو زکواۃ کونسل ہے، اس کو بھی Dissolve کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات درست ہے کہ جب نئی حکومت آتی ہے تو یہ ان کا اختیار ہے کہ وہ نئی کمیٹیاں بھی ترتیب دے، نئی زکواۃ کونسل بھی ترتیب دے، نئے چیئرمین بھی لے آئے، اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا جاسکتا لیکن جو بات میں کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ گزشتہ چھ سات مہینوں سے جب زکواۃ کی رقوم کی

Disbursement نہیں ہو رہی ہے اور لوگوں کو نہیں مل رہی ہے تو یہ بات قابل تشویش ہے، اس لئے میں حکومت سے آپ کے تھرو یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی کمیٹیاں آپ تشکیل دے رہے ہیں، آپ نئی زکواۃ کونسل تشکیل دے رہے ہے، اس کام کو آپ ایک Time limit کے اندر کمپلیٹ کریں اور ہمیں اس ہاؤس کے اندر آپ ایشورنس دیں کہ آپ کتنے وقت کے اندر اس پورے پراسیس کو مکمل کریں گے تاکہ زکواۃ کی جو رقوم ہیں، ان کی تقسیم کا سلسلہ مستحقین کو بلا روک ٹوک جاری رہے، اس میں آپ کی رولنگ بھی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں، Who will respond، الحاج قلندر خان لودھی صاحب، فوڈ منسٹر۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! عنایت صاحب نے جو بات کی تھی، یہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ کی تھی، اب انہوں نے توجہ دلاؤنوٹس دیا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ 57 کروڑ 50 لاکھ روپیہ زکواۃ فنڈ میں سب ڈسٹرکٹس کو دے دیا گیا ہے، چونکہ ان کا ہی دور تھا، سینیئر منسٹر بھی تھے سراج الحق صاحب، پھر وہ گئے تو یہ سینیئر منسٹر ہو گئے تو اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ ہاؤس میں کتنا شور تھا کہ زکواۃ کا چیئرمین بغیر جماعت اسلامی کے کوئی دوسرا بنا ہی نہیں، تو یہ سارے جو ان کے چیئرمین تھے اس وقت کے، ان سب نے Resign دے دیا ہے، انہوں نے Resign دے دیا ہے، اس پراسیس پر جو تھوڑا ٹائم لگا ہے نئے لوگوں کا آنا، ابھی سمری Putup ہو گئی ہے سی ایم کو، تو ان شاء اللہ اسی مہینے میں یا اس میں ان شاء اللہ اس کا فیصلہ ہو جائے گا اور یہ نئے لوگ مقرر ہو جائیں گے اور یہ پتہ نہیں کس کا ہے، یہ مجھے پتہ نہیں ہے لیکن چونکہ ہمارے اپنے ڈسٹرکٹ میں بھی، سپیکر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور میں بھی آپ کے سامنے کھڑا ہوں، ہم نے اپنے ڈسٹرکٹ میں کبھی مداخلت نہیں کی تو دوسری کسی کا ہم کیا پوچھیں گے؟ ہم کہتے ہیں کہ میرٹ پر بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے، تو وہ ان شاء اللہ جی ہو جائے گا، اب سمری گئی ہوئی ہے، موو کی ہوئی ہے، سی ایم کے پاس ہے، آج شام کو ان سے بات کریں گے۔

جناب سپیکر: مطلب سمری گئی ہوئی ہے تو جلدی ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

وزیر خوراک: آج شام کو ان سے اس کے بارے میں پھر بات کروں گا جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈا آئٹم نمبر 7----

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! ہماری کل کی ڈیبیٹ ابھی ختم نہیں ہوئی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! آئٹم نمبر 6 میں کل کی باقی ماندہ کارروائی رہتی ہے، یہ بجلی اور گیس کے بلوں کے بارے میں۔

جناب سپیکر: کس چیز پہ؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ 6th نمبر پر ہماری باقی ماندہ جو کارروائی رہتی ہے۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں یہ جو ڈیبیٹ ہے، باقی ماندہ ڈیبیٹ بھی بجلی اور گیس کے Inflated بلوں کے اوپر اور Inflation کے اوپر جو ڈیبیٹ تھی، وہ ڈیبیٹ ختم نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، اس پر میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ہم 7th صرف Bill introduce کر لیں تو اس کے بعد 6 پر آجاتے ہیں، 7 کر لیتے ہیں، 7 کر لیں، چونکہ ڈیبیٹ تو لمبی ہے، وہ پھر چلتی رہے گی۔

جناب عنایت اللہ: ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ دیکھیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ رہے، ان کا یہ Bill introduce ہو جائے گا تو یہ بھاگ جائیں گے، یہ بھاگ جائیں گے، آپ اگر ان کو حکم دیں گے کہ یہ مت بھاگیں تو پھر آپ Introduce کر لیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: آج تو صرف Introduction ہے، پاس تو نہیں ہونا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جب یہ پیش کریں گے تو پھر یہ چلے جائیں گے نا۔

جناب سپیکر: اچھا چلے جی، Business outstanding at the end of previous sitting, if any, so that is pending، جو اس پہ تھا، سو گیس اینڈ الیکٹریسٹی، عنایت اللہ صاحب! اس پر بات کر لیں۔

(تالیاں)

بجلی و گیس کی لوڈشیڈنگ اور اس کے بلوں میں اضافے پر بحث

جناب عنایت اللہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! مشکور ہوں میں آپ کا۔ جناب سپیکر صاحب! پچھلے دنوں پارلیمنٹری لیڈرز نے اس کے اوپر بات کی اور میں کوشش کروں گا کہ میں فوکس رہوں اور میں آپ کی بھی توجہ چاہتا ہوں اور ٹریژری بنچز کی بھی توجہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے سنیں کیونکہ یہ دو ایشوز ایسے ہیں کہ جو آپ کے لئے بھی بڑے Important ہیں۔ اس اسمبلی کے اندر جو ڈیبیٹ ہو گی، اس کے اندر جن

ایشوز کو اپوزیشن اٹھائے گی، اس کے نتیجے میں حکومت کو موقع ملے گا کہ وہ Corrective measures لے اور ان کی جو بدنامی اس وجہ سے ہو رہی ہے، وہ ان کی نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں اس حوالے سے آئین کے دو آرٹیکلز جو ہیں، وہ Quote کروں گا، ایک گیس کے حوالے سے اور ایک بجلی کے حوالے سے۔ آرٹیکل 157 جو ہے، اس کا (c) 2 اور (d)، جو سیکشنز، حصے ہیں، وہ میں پڑھوں گا۔ آرٹیکل 157 بجلی کے حوالے سے ہے اور وہ یہ ہے کہ حکومت جو ہے، "Construct power houses and grid stations and lay transmission lines for use within the Province" اور (d) کہتا ہے کہ "determine the tariff for distribution of electricity within the Province" اور گیس کے حوالے سے آرٹیکل 158 ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ "The Province in which a well-head of natural gas is situated shall have precedence over other parts of Pakistan in meeting the requirements from that well-head, subject to the commitments and obligations as on the commencing day"۔ سر! یہ دو آرٹیکلز صوبے کے Rights کو Establish کرتے ہیں اور میں پہلے گیس کے اوپر بات کروں گا کیونکہ یہ Burning issue ہے اس وقت اور یہ آپ کی حکومت کو Hit کر رہا ہے اور عوام کو بھی Hit کر رہا ہے۔ جناب سپیکر! دو مہینے پہلے لوگوں کو Inflated bills مل گئے، خود بھی میرے گھر کا بیالیس ہزار روپے کا بل آگیا اور میں نے ایک میکینک کو Approach کیا کہ میں اپنا جو گیزر ہے، اس کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اس کا مسئلہ ہے، مجھے کسی نے بتادیا کہ یہ گیزر کا مسئلہ ہے تو جب میں نے ان کو Contact کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے گھر کے اندر گیزر نہیں ہے لیکن میرا بل بھی 37 thousand ہے، اس کے بعد میں نے اپنے پڑوسیوں سے چیک کیا، اپنے دوستوں سے چیک کیا، آپ سے بھی سنا ہے، ویسے آپ کا بھی گیس کا جو بل ہے، وہ بھی بڑا Inflated bill آیا ہے، آپ نے خود کہا ہے کہ آپ کا کوئی ایک لاکھ کا بل آیا ہے (تالیاں) اور درانی صاحب نے کہا کہ میرا کوئی ڈیڑھ لاکھ کا بنتا ہے تو اس طرح ہر ایک کو اس نے Hit کیا ہوا ہے، گیس بلوں کے اوپر جب بے تحاشہ اضافہ ہوا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آواز Slow کریں کہ آپ تک ہی محدود رہے ورنہ Disturbance ہوتی ہے۔ جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: اس پر عمران خان صاحب نے کیبنٹ میں Cognizance لیا اور اس نے کمیٹی بنائی، ہم اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں، میں چاہوں گا کہ حکومت اس کمیٹی کی رپورٹ کے حوالے سے بتائے کہ اس کی کیا Findings ہیں کیونکہ اخبارات میں آرہا ہے اور جو تیل اور گیس کی منسٹری ہے، اس نے حکومت کو بتادیا ہے کہ ہم ان بلوں کو Correct کر رہے ہیں اور لوگوں کو ریلیف دے رہے ہیں، مجھے تو کوئی ریلیف نہیں ملا، میرے کسی پڑوسی کو تو ابھی تک کوئی ریلیف نہیں ملا، وہ بتادے کہ یہ ریلیف کیسے مل رہا ہے جناب سپیکر صاحب! انہوں نے Slab system introduce کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کریم خان صاحب کدھر ہے؟ کیونکہ Notes انہوں نے لینے تھے، بتایا گیا تھا مجھے کہ وہ جواب، (جناب عبدالکریم سے) آپ لے رہے ہیں، اوکے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے Slab system introduce کیا ہوا ہے اور یہ سارا مسئلہ اور گڑ بڑ اس Slab system سے ہے، یعنی جو سو یونٹس خرچ کرے گا، ان یونٹس کی قیمت ایک ہوگی، جو دو سو خرچ کرے گا، وہ ڈبل ہو جائے گی، جو تین سو خرچ کرے گا، وہ Triple ہو جائے گی، جو چار سو خرچ کرے گا، وہ آٹھ دس گنا اضافہ ہوگا، یہ جو Slab system ہے، کیا حکومت اس کو Revisit کرنا چاہتی ہے کہ نہیں؟ کیونکہ جب تک آپ اس Slab system کو Revisit نہیں کریں گے، لوگوں کو ریلیف نہیں ملے گا۔ جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جو پیٹرولیم اور گیس منسٹری کی طرف سے حکومت کو بریفنگ دی گئی ہے، مجھے اخبارات کے ذریعے سے اس کا پتہ چلا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پورے پراسیس کے نتیجے میں کوئی 92 ہزار صارفین متاثر ہوئے ہیں، یہ فگر غلط ہے، اس Inflation کے نتیجے میں، Price hike کے نتیجے میں، گیس کی قیمتوں کے اضافے کے نتیجے میں ہر ایک آدمی Hit ہوا ہے، پورا پاکستان Hit ہوا ہے اور پورے پاکستان کے لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے، تمام صارفین کو تکلیف پہنچی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اخبارات کے اندر یہ بات بھی آئی ہے کہ آپ نے کوئی سو پرسنٹ اضافہ کر دیا ہے گیس کی قیمتوں میں اور بیالیس پرسنٹ آپ کے ایجنڈے کے اوپر ہے اور آپ جولائی میں مزید اضافہ کریں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اتنا اضافہ کریں گے تو اس کے نتیجے میں لوگ گیس کنکشنز کاٹ

دیں گے، لوگ نیچرل گیس کا استعمال بند کریں گے، ہمارا خیال تھا کہ ہمارے لئے آپشن ایل پی جی موجود ہے لیکن بد قسمتی ہے کہ ایل پی جی کی قیمتیں بھی گزشتہ دو مہینے کے دوران بار بار چینج کی گئیں، اس سے پہلے بھی ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، آپ کی حکومت سے پہلے مارکیٹ کے اندر ہزار سے لے کر بارہ سو تک ایل پی جی کا سلینڈر ملتا تھا، اس وقت آپ کی آفیشل قیمت پندرہ سو روپے ہے لیکن بازاروں کے اندر اٹھارہ سو سے لے کر دو ہزار تک سلینڈر ملتا ہے، تو اس لئے ایل پی جی بھی لوگوں کے لئے آپشن نہیں رہی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔ جناب سپیکر! جو میں نے Article quote کیا، اس آرٹیکل کے اندر، آرٹیکل 158 کے اندر آئین ہمیں یہ حق دیتا ہے کہ جس صوبے کے اندر گیس پیدا ہو گی، اس صوبے کا Right بنتا ہے کہ -----

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب عنایت اللہ: کہ اس صوبے کے اوپر اس گیس کو خرچ کیا جائے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں بتا رہا تھا کہ آرٹیکل 158 کہتا ہے کہ جس صوبے کے اندر گیس کا Well-head ہے، اس صوبے کو Precedence ہو گی، جب اس کی ضرورتیں پوری ہوں گی تو باقی سرپلس دوسرے صوبوں کو دی جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے یہاں کی جو انرجی منسٹری ہے، اس سے چیک کیا ہے کہ ہماری پروڈکشن کتنی ہے؟ جناب سپیکر صاحب! اس نے مجھے بتا دیا کہ یہ 400 سے لے کر 425 MMCFD ہے اور عنقریب یہ 500 تک پہنچ جائے گی۔ ہماری جو Consumption ہے، وہ 300 MMCFD ہے اور اس وقت 125 سرپلس ہے، اس کے بعد کچھ 200 تک سرپلس ہو جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جو سرپلس ہے، یہ ہمارا Right ہے، یہ ہمیں دیا جائے لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اس کے لئے یہاں سسٹم کو ڈیویلپ نہیں کیا جا رہا ہے اور یہ جو سرپلس گیس ہے، اس کو وہ میانوالی کے قریب اور یہ جو Adjacent areas ہیں، اس کے قریب فرٹیلائزر کی انڈسٹری اور کارخانوں کے لئے استعمال کر رہے ہیں، پنجاب کے اندر استعمال کر رہے ہیں، اس لئے چونکہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت آج کل ایک ہی پارٹی کی ہے تو ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ کب تک ہمارے حصے کی گیس ہمیں دی جائے گی؟ یہ بات جو منسٹرز Notes لے رہے ہیں، وہ نوٹ کر لیں اور اپنی Concluding speech میں

ہمیں بتادیں کہ یہ جو ہمارے حصے کی گیس ہے، یہ کب ملے گی۔ ایک دوسرا ایشو جو گیس کے حوالے سے میں کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ تھا کہ وفاقی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ گیس ڈسٹری بیوشن کی جو دو کمپنیز ہیں، ان کو Unbundle کیا جائے گا اور یہ پراونسز کو دی جائیں گی اور پراونسز کو ان کی مکمل اٹانومی دی جائے گی، ان کے سارے ریسورسز اور ڈسٹری بیوشن دیئے جائیں گے، ہمیں یہ بھی بتادیا جائے کہ اس فیصلے پہ وفاقی حکومت عمل کیوں نہیں کر رہی ہے؟ جناب سپیکر صاحب! آگے میں بجلی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ اس وقت جناب سپیکر صاحب! بجلی کا جو شارٹ فال ہے، میرا خیال ہے کہ یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ خیبر پختونخوا کے اندر بجلی کی کمی ہے، سچی بات یہ ہے کہ ہم اپنی ضرورت سے زیادہ بجلی پیدا کر رہے ہیں اور ہماری پیدا شدہ بجلی کے اوپر سب سے زیادہ حق ہمارا ہے، اگر آپ کو یاد ہو، آپ کیبنٹ منسٹر تھے، پرویز خٹک صاحب ہمارے چیف منسٹر تھے، پرویز خٹک صاحب کو میں اس بات پر Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس وقت بڑے اچھے انداز میں ہمارے پراونشل ایشوز کو اٹھایا ہوا تھا اور مجھے امید تھی کہ جب وہ فیڈرل کیبنٹ کا ممبر بنے گا تو وہ اسی جذبے کے ساتھ اس کو آگے لے جائے گا، آپ کو اگر یاد ہو تو اس میں فیڈرل منسٹر کو یہ میرے سامنے، میں اس کمیٹیوں کا حصہ تھا اور تمام پارلیمانی لیڈرز اس کا حصے تھے، انہوں نے فیڈرل منسٹر کو بتادیا تھا کہ آپ ہمارے حصے کے چار سو سے لے کر پانچ سو میگاواٹ تک بجلی مرکز چوری کر رہا ہے کہ جو ہمارے حصے کی بنتی ہے، اس سے پندرہ سو میگاواٹ تک، دیکھیں ہمیں ہزار اور نو سو میگاواٹ کے درمیان ملتی ہے، میں اب پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جو چوری ہے، کیا وہ رک گئی ہے اور جب ہم فیڈرل گورنمنٹ سے کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے حصے کی بجلی کیوں نہیں دے رہے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ بھئی آپ کے ہاں System constraints ہیں، تو یہ جو میں نے آرٹیکل 157 پڑھا ہے، میں نے اس لئے پڑھا ہے، اس کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے "construct power houses and grid stations and lay transmission lines for use within the province"، یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ Transmission lines کو بچھائے، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ گرڈ سٹیشنز کو، Distribution lines کو ڈسٹری بیوٹ کرے، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ System constraints کو ختم کرے۔ اب ہمارے ملاکنڈ ڈویژن اور آپ کے ہزارہ کے اندر ریکوری جو ہے، وہ سو پرسنٹ ہے اور جو واپڈا کی پالیسی ہے، اس کے مطابق ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ کے اندر زیرو لوڈ شیڈنگ ہونی چاہیئے لیکن ہمارے ہاں نہ ٹرانسفارمرز ٹھیک ہوتے ہیں، اس وقت

میرے حلقے کے اندر کوئی بیس پچیس جگہ ٹرانسفارمرز خراب ہیں، ہم جب ایکسیئن سے رابطہ کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جی نوشہرہ کا ورکشاپ جو ہے، وہ Refuse کر رہا ہے، ہمارا کام نہیں کر رہا ہے کیونکہ واپڈا اور پیسکو کے اوپر ان کے بقایا جات ہیں، ہمارے پاس اپنا ورکشاپ نہیں ہے، بیس بیس پچیس پچیس دن لوگ انتظار کرتے ہیں اور یہ ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ کے اندر گو کہ وہ pay 100% Bill کر رہے ہیں لیکن واپڈا کی پالیسی کے مطابق ان کو بجلی نہیں مل رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت ہمیں بتائے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: کہ یہ جو Constraints ہیں، یہ کب تک دور کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب! آپ بجلی کو Expensive بنائیں گے، آپ Power کو Expensive بنائیں گے تو آپ کی Economic growth نہیں ہو گی، آپ کے ہاں کوئی نئی انویسٹمنٹ نہیں آئے گی، کوئی بزنس نہیں ہو گا، یہ Life line ہے Business activities کی، یہ Economic growth کے لئے Life line ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو Power کو مہنگا نہیں کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہماری جو روزمرہ کی اشیاء ہیں، اس کے نتیجے میں اس میں ایک Inflation آرہی ہے، ایک گرانی آرہی ہے اور خود حکومت نے جو Statistics جاری کیے ہیں، میں اپنی بات Conclude کروں گا لیکن یہ گراف حکومت نے خود جاری کیا ہوا ہے، اس گراف کے اندر جولائی 2019 میں 8.21 فیصد آپ کے Inflation میں اضافہ ہوا ہے اور جناب سپیکر صاحب! یہ کل کا 'آج' اخبار ہے، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ "پشاور میں چینی پانچ روپے کلو مہنگی، سبزیوں کی قیمت بھی بڑھ گئی، اوپن مارکیٹ میں چینی ستاون سے باسٹھ روپے پہ فروخت ہونے لگی، بھنڈی نوے روپے، ٹماٹر ایک سو بیس روپے کلو"، اس طرح چکن کی قیمت بھی بڑھی ہے، یہ ساری چیزیں Linked ہیں، یہ انرجی کے ساتھ Linked ہیں، آپ جونہی گیس اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہیں، تیل کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہیں، جو Three to four hundred items اس کے ساتھ Linked ہیں، یکدم سب کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ دونوں ایشوز ایسے ہیں، اس کو انجمن کے طور پر نہ لیں، یہ آپ کے

لئے بڑی سیریس ہیں، یہ عوام کے لئے بڑی سیریس ہیں اور ہماری ان تقریروں کو آپ تقریریں مت سمجھیں بلکہ لوگوں کی Voice سمجھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> لوگوں کی آواز سمجھیں، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں (تالیاں) کہ یہ جو اجلاس ہے، یہ Meaningful ہو اور ہماری ہر ڈیبیٹ کے بعد کوئی دو تین ریزولیوشنز ہم مرکزی حکومت تک سفارش کے لئے بھیج دیں تاکہ وہ اس پہ عمل کرکے لوگوں کو ریلیف دے سکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو عنایت صاحب۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اس کے بعد کرلیں، چلیں اس کے بعد آپ کرلیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب! جب سے یہ Tenure شروع ہوا ہے تو میرے خیال میں یہ میری پہلی دفعہ ہے کہ مجھے سپیکر صاحب کی طرف سے Mike allow کیا گیا، اس کے لئے بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ اس وقت بجلی اور گیس کے موضوع پر بحث ہو رہی ہے، گیس پر تو میں کچھ اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ ابھی تک ہم اس نعمت سے محروم ہیں دیر بالا، دیر پائیں میں کچھ حلقوں کو مل گیا ہے لیکن دیر بالا کو ابھی تک گیس نہیں ملی ہے، اس پر میں کیا کہوں گا؟ لیکن بجلی کی جو نعمت ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے، ملاکنڈ ڈویژن میں جتنا Potential موجود ہے، وہ باقی صوبے اور پاکستان میں نہیں ہے لیکن میں اگر آپ کو یہ بتا دوں کہ سیزن بھی ایسا نہیں ہے کہ گرمی زیادہ ہے اور لوڈ زیادہ ہے، اس وقت بھی ہم بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ برداشت کر رہے ہیں۔ میرے حلقے میں ایک گرڈ سٹیشن ہے، واڑی، جو 640 Ampere load برداشت کرتا ہے، اس پر پانچ فیڈرز ہیں، نہاگ درہ، سلطان خیل درہ، کارغو درہ، تورمنگ درہ اور واڑی، جناب سپیکر! ایک ایک فیڈر کا لوڈ جو ہے، وہ 400 Ampere سے زیادہ ہے، بیک وقت صرف ایک فیڈر کام کرسکتا ہے لیکن جب ہم بل کو دیکھتے ہیں جناب سپیکر صاحب! آپ خود اندازہ لگائیں، پانچ گھنٹے بعد ایک فیڈر کو ایک گھنٹہ ملتا ہے، جب آر سی سی لوڈشیڈنگ یہاں سے شروع ہوتی ہے اور اس وقت آر سی سی لوڈشیڈنگ ہو تو وہ دس گھنٹے بعد ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے لیکن بل کا اندازہ اب ہم کرلیں تو کوئی گناہ پچھلے

دور سے زیادہ آتے ہے۔ ہم جب سی ای او کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں Line losses ہیں، جناب سپیکر! 75-1974 کی لائن ہے، وہ برداشت نہیں کر سکتا یہ سارا سسٹم، ابھی اللہ تعالیٰ نے گولن گول کی شکل میں ایک نعمت دی ہے، اس کے انتظار میں بیٹھے ہیں، ریلیز بھی ہوا ہے ٹرانسفارمر، جو بڑا ٹرانسفارمر ہے 132، وہ ریلیز بھی ہوا ہے، ورک آرڈر بھی ایشو ہوا ہے لیکن پھر بھی ہمیں وہ ٹرانسفارمر نہیں ملتا۔ جناب سپیکر! اس فلور پر میں نے بتایا تھا کہ ہم گولن گول کی بجلی ڈاؤن ضلعوں کو نہیں چھوڑیں گے، میں نے خود لائن بلاک کی تھی، میں اس لئے کہتا ہوں کہ جناب سپیکر! ہمارے ہاں بجلی پیدا ہوتی ہے اور ہمیں نہیں ملتی تو ظلم ہے، زیادتی ہے یہ، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صوبائی حکومت کا محکمہ نہیں ہے لیکن جناب سپیکر! مرکز میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے، یہ ہمارے دیر کے ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن کے بیٹھے ہیں، زیادہ تعداد تو تحریک انصاف کے بھائیوں کی ہے لیکن افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نہ مرکز میں کوئی احتجاج کرتے ہیں اور نہ یہاں صوبائی اسمبلی ہم سے وہ کرتے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر! میرا پرزور مطالبہ ہے، میں ریکویسٹ کروں گا صوبائی حکومت سے آپ کی وساطت سے کہ آنے والی جو گرمی ہے، اس وقت تک ہمیں یہ ٹرانسفارمر اور یہ لائن نہیں ملی تو بہت برا حشر ہوگا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! سٹاف کی یہ حالت ہے کہ 80 فیصد سٹاف موجود نہیں ہے، پوسٹیں خالی ہیں، دس دس یونین کونسلوں پہ پانچ فیڈرز کے لئے اس وقت ہمارے ساتھ نو لائن مین ہیں، پورے حلقے کے لئے تین میٹر ریڈرز ہیں، وہ 'تک' سے بل بھیجتے ہیں سر! میں اس لئے یہ کہتا ہوں کہ ہمارے جو بڑے ہیں، ان کے ذہنوں میں یہ ہے کہ بقایاجات ہیں، ہم بقایاجات وصول کریں گے، جناب سپیکر! بجلی ہے نہیں، بقایاجات کدھر سے آئے ہیں؟ یہ تو 'تک' پہ بھیجتے ہیں ہمیں بل، میں تو صبح بھی گیا سی ای او کے پاس اور اس سے یہ ریکویسٹ کی کہ جناب چیف صاحب، کوئی نمائندہ بھیج دیں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھیں، وہ حساب کتاب ہم کر لیں، ایک ایک گھر کے اوپر لاکھوں کے بقایاجات بھیجے ہیں حالانکہ وہ لوگ جنہوں نے میٹر داخل کئے ہیں، بجلی ان کو ملی نہیں، پھر بھی ان کے پیچھے بل آتے ہیں۔ یہ جو ہمارے ایس ڈی اوز ہیں اور ہمارے جو لائن مین حضرات ہیں، وہ کہتے ہیں چوری ہو رہی ہے، جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ہمارے دیر میں تو کوئی مشین بھی نہیں ہے، ہمارا زیادہ تر پانی چشموں سے آتا ہے، وہاں پہ مشین بھی نہیں چلتی، صرف ہم ایک لائٹ، جلانے کے لئے جو بجلی ملتی ہے اس کے اوپر بھی ہمارے سات ہزار اور آٹھ ہزار بل آتا ہے۔ جناب سپیکر!

میں مطالبہ کرتا ہوں کہ جو چالیس ایم وی اے ٹرانسفارمر اگر ہمیں وہ مل جائے، یہ پچھلی حکومت کا کارنامہ ہے، گولن گول کی بجلی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کا کارنامہ ہے لیکن ابھی تک وہ بجلی پانچ سال گزر گئے ہیں، پانچ سال کا دور پھر شروع ہوا تحریک انصاف کا، تو میں انصاف سے مطالبہ کرتا ہوں، اگر واقعی آپ انصاف کے دعویدار ہیں تو یہ جو دعویٰ ہے، اس کو حقیقت میں بدل لیں اور دیر میں انصاف کریں، ابھی تو ہمارے یہ ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، لوئر دیر میں قومی اسمبلی کے اور اپر دیر سے قومی اسمبلی کی نشستیں پاکستان تحریک انصاف کے پاس ہیں، اس پہ آپ کی نیک نامی ہو جائے گی کہ اگر آپ نے ہمارے ساتھ انصاف کیا تو اللہ تعالیٰ آپ پر بھی رحم کرے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ آپ، پلیز۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! وائنڈاپ کر رہا ہوں سر۔

جناب سپیکر: تاکہ اور لوگوں کو زیادہ موقع مل سکے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! آخر میں میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے روڈز، ہمارے سکولز، ہمارے پائپ لائنز پچھلے دور میں ہمیں جو سی ایم ڈیز میں دیئے گئے تھے، ان کے پیسے ہمیں نہیں مل رہے ہیں جناب سپیکر! باخبر ذرائع سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آج آپ کا جوڑ نہ ہے وزیر اعلیٰ صاحب کے گھر پہ، تحریک انصاف کے بھائیوں کے لئے، وہاں پہ آج بندر بانٹ ہو گی (تالیاں) اور وہ پیسے آپ جو دے رہے ہیں آج، جناب سپیکر! میں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

صاحبزادہ ثناء اللہ: نہیں، سی ایم ڈیز میں اور روڈز میں آپ کو پیسے دے رہے ہیں ان کو خوش کرنے کے لئے، جناب سپیکر صاحب! جس طرح آپ نے ووٹ لیا ہے اسی طرح ہم نے بھی ووٹ لیا ہے۔ جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں اگر آپ نے یہ بے انصافی انصاف کی حکومت میں بے انصافی کی تو میرا تو کل ان شاء اللہ تعالیٰ سی ایم سیکرٹریٹ کے سامنے دھرنا ہو گا، ان شاء اللہ و تعالیٰ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں سب بھائیوں کو کہتا ہوں کہ میرے ساتھ اس دھرنے میں شرکت کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔آنریبل ممبر خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ جمعہ سے یہ جو Topic چلا آرہا ہے، یہ Topic بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ، کم وولٹیج، اوور بلنگ، بے تحاشہ اضافہ بجلی اور گیس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضیاءاللہ بنگش صاحب! آج اس کو ہم Conclude کریں گے تو آپ تیار رہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بجلی اور گیس کے یہ دونوں ایشوز بہت اہمیت کے حامل ہیں اور اس سے نہ صرف میں، میرے حلقے بلکہ ہم جتنے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، سارے پختونخوا کے عوام ان دونوں مسئلوں سے مشکلات میں ہیں اور یہ دو ایشوز اتنے اہم ہیں کہ اگر ہم اپنے چولہے سے لے کر اس پر ہمارے کارخانے چلتے ہیں، اس پر ہماری فیکٹریاں چلتی ہیں اور اگر ان دونوں ایشوز کو ہم حل کرنے میں سنجیدگی اختیار نہ کریں تو معیشت ویسے بھی تباہی پر جارہی ہے تو اس سے مزید تباہ ہوگی۔ جناب عالیٰ! میں اتنا اس ہاؤس کو بتا دیتا ہوں کہ ہماری اپنی پیداوار بجلی کے سیکٹر میں کتنی ہے، ہماری ضروریات کتنی ہیں اور گیس میں ہماری پیداوار کتنی ہے اس صوبے کی اور ہماری جو ضرورت ہے، وہ کتنی ہے؟ ہمارا صوبہ پانی سے پانچ ہزار پانچ سو میگاواٹ، پانچ ہزار پانچ سو میگاواٹ سستی بجلی پیدا کرتا ہے لیکن ہماری ضروریات کتنی ہیں، چوبیس سے لیکر آٹھائیس سو میگاواٹ ہماری ضرورت ہے۔ جناب عالیٰ! میں نے اس کے بارے میں پیسکو کے ایک ذمہ دار آفیسر سے پوچھا کہ کم از کم یہ ہماری ضروریات بہت کم ہیں ہماری پیداوار کے مقابلے میں تو آپ کیوں ہمیں مطلب ہے اتنی لوڈشیڈنگ آپ کرتے ہیں کہ چوبیس گھنٹوں میں اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ آپ لوگ کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہماری جو Transmission line ہے، جو ہمارے لگائے ہوئے نصب شدہ میٹرز ہیں یا جو ہمارے ٹرانسفارمرز ہیں، وہ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے Transmission برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب عالیٰ! یہ کتنی بدقسمتی ہے کہ واپڈا کیوں ختم کیا گیا ہے، واپڈا اس لئے ختم کیا گیا اور PESCO، TESCO اور IESCO وجود میں آگئے کہ واپڈا میں کرپشن ہو رہی ہے، یہ سسٹم کو ٹھیک چلا نہیں سکتا تو انہوں نے PESCO بنایا، Established کیا گیا، اسلام آباد میں IESCO کو کر دیا ہے اور قبائل میں TESCO، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے اس مد میں کوئی کام نہیں کیا ہے، جو واپڈا نے اس کو بھیجا ہے یا اس کو ملا ہے، اس کے علاوہ انہوں نے اپنا کچھ بھی نہیں کیا۔ میں

اسی سلسلے میں موجودہ چیف ایگزیکٹیو سے ملا تو ان کے ساتھ دو تین آفیسرز اور بھی آئے تھے اسلام آباد سے، تو میں نے کہا کہ یہ ظلم مت کرو، ہمارے یہ بل ہیں، ہم تو بل دے رہے ہیں اور آپ اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ کرتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں مجھے پنجابی، وہ جو بیٹھا تھا، ممبر تھا، کوئی نام تھا، وہ کہتے ہیں کہ ہماری تو دکان ہے، آپ جب ہمیں پیسے دیں گے تو ہم آپ کو سودا دیں گے، میں نے کہا یہ آپ کی دکان ہے، ہم دکان جب قائم کرتے ہیں دکاندار تو دو سال میں وہ کارخانے میں تبدیل ہو جاتا ہے اور آپ کا PESCO کس طرح کی دکان ہے کہ آپ کا PESCO دن بدن گر رہا ہے اور آپ یہ مجھے بتائیں کہ جب آپ PESCO ہیں، آپ دکان ہیں تو آپ مجھے بتائیں 2008 سے لے کر 2013 تک جب میں ڈپٹی سپیکر تھا، میں ایم پی اے تھا تو جتنے بھی ٹرانسفارمرز میرے حلقے میں لگے ہیں تو گورنمنٹ سے پیسے لے کر ہم نے اپنے فنڈ سے لگائے ہیں، اس کے بعد ہماری پچھلی گورنمنٹ آ گئی یا ابھی موجودہ گورنمنٹ، تو یہ سارے جو ٹرانسفارمرز ہیں، Transmission lines ہیں، Poles ہیں، یہ ہم اپنے گورنمنٹ کے فنڈ سے لگاتے ہیں تو یہ کس طرح آپ کی دکانداری ہے کہ آپ ایک طرف دکانداری کے پیسے، دوسری طرف آپ پر یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ آپ ہمیں ٹرانسفارمرز دے دیں، آپ ہمیں فیڈرز دے دیں، آپ یہ ہمیں دے دیں، تو سر! واپڈا کا اور PESCO کا یہ حال ہے۔ جناب عالی! پچھلے ٹائم، پرسوں جمعہ کے روز بابک صاحب نے ایک بل کے بارے میں، مطلب ہے آٹھ ایسے آئٹمز ہیں جناب عالی! کہ ان کے ساتھ Consumer کا کوئی واسطہ نہیں ہے، انہوں نے تو آپ کے Notice میں لایا، ہاؤس کے Notice میں لایا لیکن Explain نہیں کیا، میں یہ Explain کرتا ہوں۔ سر! آپ یہ دیکھ لیں، یہ میرے اپنے گھر کا بل ہے اور یہ فروری کا ہے، میں نے Pay کیا ہے، میں گنرلائن آفیسرز کالونی میں رہتا ہوں، وہاں پر جو میر اٹوٹل صرف شدہ ہے، وہ میرا کتنا ہے، وہ Units ہیں 547 اور اس کی قیمت جناب! بنتی ہے کوئی 7407 روپے اور یہ جو بل آیا ہے 9186 روپے، Meaning thereby the difference, the actual consumption اور دوسرا جو ہے سر! 7407 اور 9000، تو اس میں آپ اندازہ لگائیں، آپ منفی کر لیں، وہ کہاں سے آتے ہیں سر؟ آپ دیکھیں سر! یہ، شوکت صاحب نہیں ہے، ضیاء اللہ بنگش صاحب اس کو نوٹ کر لیں اور اس کا آپ ہمیں جواب دیں کہ آپ ہمیں کیا ریلیف دے رہے ہیں؟ یہ سر! آپ دیکھیں "قرضہ سرچارج"، یہ ہے میرے بل میں سر! 111.11، سر! میرا اس قرضے سے کیا تعلق

ہے اور کونسے قرضے کی آپ مجھ سے یہ سرچارج لے رہے ہیں؟آپ ایک غریب آدمی سے، ایک جھونپڑی والے سے قرضے کا اس کو کیا پتہ ہے کہ کیا ہے؟اور آپ کے پاس کونسی Justification ہے، کس آئین کے آرٹیکل کے تحت آپ مجھے کہہ رہے ہیں، کس قانون کے تحت؟ مجھے بتایا بھی نہیں اور آپ بل میں میرے پیچھے بھیج رہے ہیں۔ ایک آئٹم ہو گیا 111، بجلی ڈیوٹی 235.21، سر! کس چیز کی ڈیوٹی اور یہ ڈیوٹی اگر آپ کو یاد ہے سر! یہ PAC کی ہماری میٹنگ تھی اور اس میں موجودہ چیف سیکرٹری صاحب آئے تھے، اس وقت سیکرٹری تھے پی اینڈ ڈی، اس کے انرجی اینڈ پاور کے، تو اس نے کہا یہ ہمارے پراونس کی 235.21 یہ بجلی ڈیوٹی لگائی ہے تو اس سے جب آپ نے کوسچن کیا کہ یہ جو ڈیوٹی آپ جمع کر رہے ہیں سر! تو یہ کہاں جاتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ ہمارے اکاؤنٹ میں نہیں آتی، یہ واپڈا کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے اور پھر جب ہم واپڈا کے ساتھ وہ کرتے ہیں، Compilation کرتے ہیں تو پھر یہ جتنا بھی آجاتا ہے تو یہ جتنے بھی گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کے Outstanding dues ہوتے ہیں، اس میں یہ ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ سر! یہ کہاں کی بات ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کو ہم یہاں سے بجٹ دیتے ہیں، ہر ڈیپارٹمنٹ کو ہم یوٹیلٹی بجٹ دیتے ہیں، پھر یہ کہاں سے ہوتا ہے کہ اس میں یہ ایڈجسٹ کرتے ہیں اور یہ کہاں پر، پتہ نہیں چلتا ہے؟ سر! تیسری بات جنرل سیلز ٹیکس کی ہے، یہ میرے بل میں 1322 آیا ہے، یہ میں مانتا ہوں سر، کیونکہ یہ بس جنرل ٹیکس ہے سر، سر! یہ نیلم جہلم جو ڈیم ہے، اب اس کا ہر بل میں 54.70 روپے آتے ہیں، آپ سر! اپنے بل بھی دیکھیں اور تمام ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ جاکر اپنے گھر کے بلوں کو ذرا دیکھ لیں، تو اب یہ نیلم جہلم کے ساتھ سر! میرا کیا تعلق ہے، میں تو بڈھ بیر کا رہنے والا ایک غریب آدمی ہوں، پشاور کا رہنے والا، تو میرا جہلم نیلم سے کیا تعلق ہے؟ میرا تو صوبے میں مطلب ہے ڈیم بنانے کی ضرورت ہے، یہ کہاں کی، کس Justification میں اس بل میں آپ مجھ سے لے رہے ہیں، آپ مجھے بتا دیں؟ پھر سر، ٹی وی فیس، اب ٹی وی کا فیس ہے سر! 35 روپے ہے، اب یہ عجیب بات ہے، اب مسجد کے بل سر، آپ اٹھائیں تو مسجد کے بل میں بھی وہ ٹی وی فیس آتا ہے، میں نے خود دیکھا ہے، میں نے خود دیکھا ہے اور میں نے ان کو بتا بھی دیا کہ یہ دیکھیں، کہتے ہیں کہ آپ ایک Application لکھ دیں۔ اچھا سر، پھر یہ فیول ایڈجسٹمنٹ پچیس روپے، میں نے جب یہ پوچھا کیونکہ میں اور بابک صاحب نے اس پر کام کیا ہے، میں خود واپڈا گیا ہوں، وہاں کے ڈائریکٹر فنانس کے ساتھ میں بیٹھا ہوں کہ آپ

مجھے سمجھائیں کہ یہ پیسے کس طرح آتے ہیں، یہ فیول ایڈجسٹمنٹ؟ یہ کہتے ہیں کہ مشینوں میں ہم جو فیول استعمال کرتے ہیں تو یہ Up and down ہوتا ہے، یہ ان کا ہوتا ہے، تو اب اس کے ساتھ میرا کیا کام؟ کرایہ میٹر سر، یہ بھی عجیب بات ہے، میٹر جب ہم خرید تے ہیں، مطلب یہ ہمیں جو کنکشن دیتے ہیں سر، تو وہ ہم سے پانچ ہزار روپے لیتے ہیں، دس ہزار روپے لیتے ہیں، جتنا بھی تھا، تو فیس تو میں نے کہا جی کہ جب ایک دفعہ میں نے میٹر خریدا، Once I purchased the meter اور آپ نے اس کو Install کر دیا تو پھر بیس روپیہ ہر ماہ کس چیز کا آپ کرایہ لیتے ہیں؟ سر، یہ عجیب بات ہے۔ پھر یہ دیکھیں سر، کرایہ سروس ایک روپیہ، اب سروس کا مجھے یہ جو تار ہے، جو کیبل ہے مطلب یہ Main pole اور گھر کے درمیان یہ ایک روپے سر، کہاں کا ہے؟ سر، یہ کونسے قانون کے تحت، تو سر، جب میں نے یہ جمع کر لیا تو یہ آتا ہے 1817.02، یعنی یہ بل میں حکومت یا واپڈا والے ہم سے زیادہ لیتے ہیں Under which justification، آپ مجھے بتائیں؟ یہ کتنی زیادتی ہے اس قوم کے ساتھ۔ سر، ہماری سورۃ النساء میں آیات کریمہ ہے، اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں فرماتا ہے "**وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ**"، اور جب تم لوگوں کے درمیاں حکومت کرو تو عدل کے ساتھ حکومت کرو۔ سر، یہ تو بہت بے انصافی ہے کہ مجھ سے آپ نیلم جہلم کے بھی پیسے لیتے ہیں، آپ اپنا وہ اضافہ چھوڑ دیں جو آپ کرتے ہیں آئے دن، تو سر! یہ مطلب ہے میں آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں۔ اب سر، میں آتا ہوں جس طرح میرے بھائی نے کہا، آرٹیکل کا حوالہ دے دیا، Article 157 and Article 158, Article 157 is related to Electricity، اس میں یہ سب کچھ دیا گیا ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد انہوں نے بہت آسانی کر دی ہے، اب انہوں نے تو فیڈرل گورنمنٹ کا حوالہ دے دیا ہے، Clause 1 کا دے دیا ہے، میں Clause 2 کا دے دیتا ہوں کہ وہاں پہ Provision ہے "The Government of a Province may" تو پراونشل گورنمنٹ خود بھی مطلب ہے گرڈ سٹیشن بنا سکتی ہے، Transmission کر سکتی ہے اور First Clause میں لکھا ہے کہ اگر پراونشل گورنمنٹ Bulk میں ہم سے بجلی لینا چاہتی ہے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں تو اب چاہیئے یہی تھا، میں عرض کروں گا کہ ہمارے یہاں PEDO ہے، ہماری ایک Competent organization ہے، ایک Independent

Department ہے، تو چاہیئے یہی تھا کہ یہاں پر ہم اپنے طور پہ مطلب ہے اب ہم میں صلاحیت ہے، ہمارے ڈیم بن رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>:پلیز وائنڈاپ کریں،پلیز۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>:سر!

<u>جناب سپیکر</u>:پلیز وائنڈاپ کریں،آپ نے بڑی اچھی مفصل بات کی ہے،ویسے Wonderful،بہت اچھا، آپ ہمیشہ ہماری Help کرتے ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: سر! بس میں آپ سے، یہ بات میں، نہ تقریر کرنا چاہتا ہوں لیکن میں Facts ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہونی چاہیئے اور میں اپنے بھائیوں سے یہ گزارش کرتا ہوں، شوکت صاحب تو نہیں ہے کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>:نہیں،بنگش صاحب جواب دیں گے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>:آپ وفاقی وزیر صاحب سے پوچھ لیں،یہ میں نہیں کہتا کہ موجودہ حکومت نے اس بل میں داخل کیا ہے،یہ پتہ نہیں کتنے سالوں سے اس میں آرہا ہے،کسی نے اس کو نوٹ نہیں کیا ہے لیکن آپ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ عوام کو ریلیف دے دیں اور اس کو Remove کرلیں جو مطلب ہے کہ قانون کے مطابق نہیں ہے کیونکہ Taxation قانون کے مطابق لاگو ہوتا ہے لیکن یہ سر چارج قرضے کا ہے یا یہ چیز ہے،مطلب ہے قانون میں کوئی Provision نہیں ہے،تو اگر Taxation ہے تو ٹھیک ہے،تو یہی چاہیئے کہ ریلیف ہمیں دے دیں سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>:تو یہ ہونی چاہیئے کیونکہ یہ لوگ اس وعدے پر آئے ہیں کہ ہم مطلب ہے قرضے نہیں لیں گے،یہ پرسوں ڈیبیٹ میں اس پر گرما گرمی ہوئی ہے،میں کہتا ہوں کہ قرضے ٹھیک ہیں، آپ میں اور پچھلی حکومت میں کیا فرق ہے،وہ قرضے لیتے تھے لیکن منہگائی نہیں تھی،آپ وہی قرضے لیتے ہیں لیکن پھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ عوام چیخیں ماریں گے تو کیا لوگوں نے یا جس نے آپ کو بھیجا ہے تو عوام سے چیخیں نکالنے کے لئے بھیجا ہے کہ ان کو ریلیف آپ دیں گے،آپ ان کو ریلیف دے دیں، ٹھیک ہے مطلب آپ کی حکومت نہیں ہے لیکن آپ ایک ریلیف کے لئے آئے ہیں کہ لوگوں کو ریلیف دے

دیں۔ سر! یہ آخری پوائنٹ کرتا ہوں، یہ جو ہماری گیس کا ہے، یہ عجیب بات ہے سر، لیکن یہ جو بات ہے یہ سارے اس عوام کی فلاح کے لئے ہے، مطلب یہ کوئی ایسی جذباتی تقریر نہیں ہے، صوبے کی یومیہ گیس پیداوار نوٹ کر لیں آپ، 400 سے لے کے MMCFD 450 ہماری پیداوار ہے اپنے صوبے کی اور ہماری ضرورت کتنی ہے صوبے کی، ہمارے صوبے کی روزمرہ ضرورت MMCFD 250 ہے، اب آپ اندازہ لگائیں، یعنی ففٹی پرسنٹ مطلب ہے کہ اس سے زیادہ ہماری پیداوار ہے۔ اب جس طرح میرے بھائی نے آرٹیکل 158 کا حوالہ دے دیا، اس آرٹیکل 157 کے مطابق جو Well-head ہوتا ہے، جس صوبے میں بھی ہو تو وہاں پر مطلب ہے ان کی Priority ہوتی ہے، اس پر ہماری ہائی کورٹ کا Judgment بھی آیا ہے دوست محمد صاحب کا کہ جہاں سے گیس نکلتی ہے تو وہاں پہ آپ، دیکھیں یہاں پر آپ ہمارے بھائی بیٹھے ہیں، کہاں پر گیس ہے؟ گیس ہے نہیں اور بلوں کو دیکھیں تو سر، یہ لوگ تنگ آچکے ہیں کیونکہ بجلی اور گیس کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہو چکا ہے، ہمارے سٹوڈنٹس تباہ ہو رہے ہیں، ان کی پڑھائی نہیں ہو رہی ہے، لوگ اب بغاوت پر اتر آنے والے ہیں، اگر ہم نے ابھی اس کو نہیں سنبھالا اور ان پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا کہ Why یہ ہمارے ساتھ اور حکومت بھی اس پر یہ مطلب ہے کہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو خوشدل خان صاحب، تھینک یو ویری مچ، تھینک یو، بہت شکریہ

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: آپ لوگ ذمہ دار ہیں اس کے، مطلب ہے آپ لوگ بیٹھ جائیں گیس والوں کے ساتھ کہ ہمیں گیس کیوں Available نہیں ہے؟ یہ تو ویسے ہی زیادتی ہو رہی ہے، تو میرا مطلب ہے پھر ایسا وقت آ رہا ہے کہ پھر انقلاب ہی انقلاب ہوگا، خدا نہ کرے ایسا وقت آئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو خوشدل خان صاحب۔ بہادر خان صاحب!

<u>جناب بہادر خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب! زما ملگرو چې څومره خبرې اوکړې، زه به او وایم چې مونږه خو هلته کښې چې څوک ما ته ټیلیفون کوی د بجلئ چې یره بجلی نشته، نو وائی چې مونږه د کنړ نه ټیلیفون کوؤ، د افغانستان یوه صوبه ده هغه یادوی، نو زه وایم چې زه د افغانستان د صوبې هغه خبرې کومه، داسې یو عجیبه لائن زمونږ په ثمر باغ تحصیل کښې په دې تول پاکستان کښې پاتې دے چې 33 لائن ورته وائی چې په هغې کښې په حصو باندې بجلی تقسیم کړې ده چې دوه دوه یونین کونسلو ته دوه ورځې پس،

پینځه ورځې پس دوه یونین کونسلو ته ټائم راځی او هغه هم چې چرته په آسمان کښې لړه ډیره وریځ ښکاره شی، هغه یوه ډرامه پسې په دې دغه کښې جوړه شوې ده په دې فیس بک کښې، نو بړستنې پرې راخوروی چې یره په دې لائن باندې چرته ځاځکے اونلګی ځکه چې که باران اودریږی نو بیا به بجلی نه وی، نو وائی Fault دے ، په میاشتو میاشتو بجلی نه وی، که بلونه د اوکتل، ما د دې ګیس بلونه راوړی دی، دولس زره روپۍ بل په یو یو سړی پسې راغلے دے حالانکه زمونږه تحصیل کښې لا اوس افتتاح زمونږ د دې الیکشن نه مخکښې مونږ کړې وه، ګیس زمونږ په وخت کښې په 2012 کښې زمونږ پارټۍ راوستے وو او زمونږ سینیټر صاحب هلته افتتاح کړې وه او تقریباً آته زره میټرې ئې پکښې په هغه وخت کښې لګولی دی، ټهیک ټهاک بل هم راتلو خپله ټهیک ټهاک لائن هم چلیدو، په هغه ځائې کښې به افتتاح ګانې هم کیدلې، هر چا ته میټر هم لګیدو او د هر چا د میټر هغه پیسې هم برابر وې خو چونکه چې کله نه الیکشن شوے دے ، د الیکشن سره زمونږه هغه دغه پینډنګ کړے وو چې کله نه الیکشن شوے دے ، د هغه وخت نه د دې وخت پورې نه افتتاح شوې ده او نه پکښې نوے څه بجټ راغلے دے چونکه هغه زوړ بجټ چې دے زمونږه هغه ایم این اے صاحب په هغه زړو ځایونو چې په کومو باندې مونږه افتتاح کړې ده، کوم بجټ مونږه راوړے دے ، نن په هغې باندې افتتاح ګانې کوی او هغه زوړ پکښې ماما خوریے کوی، په صحیح طریقه ئې نه لګوی، پکار ده چې ایم این اے صاحب او ستاسو مرکزی حکومت دے ، صوبائی حکومت دے چې په اربونو روپۍ راؤړۍ ثمر باغ ته، مونږ سروے کړې وه چې د ثمر باغ تحصیل ته تلی وے ، په مایارو کښې هم کړې وه چې هغه ته تلی وے او هلته ئې افتتاح کړی وے ، مونږ به خیر مقدم کړے وو او زمونږه به ورسره تعاون وی۔ دا بلونه چې کوم راغلی دی سر! په دې تیر شوی حکومت کښې ټیکس په مونږ باندې حاوی شوے وو او ټولې پارټۍ پاڅیدې، ټولو پارټو بغاوت اوکړو چې یره مونږ ته ملاکنډ ډویژن کښې آپریشنز شوی دی، کورونه مو وران شوی دی، مونږ لا هغه شان غربت کښې یو، مونږ د مردان او د پیښور برابر نه یو، مونږه به دا ټیکس تر هغې پورې نه منو چې

تر څو پورې مونږ د دې برابر شوی نه یو، چونکه په هغې کښې وفاقی حکومت او صوبائی حکومت دواړو اعلان اوکړو، د پینځه کالو د پاره ئې مونږ ته بیرته Withdraw کړو، نن هغه ټول ټیکسونه په دې بلونو کښې راځی، په هغه چا باندې هلته لګی، نو مونږه دا وایو د موجوده وخت چارواکو ته چې هغه زوړ کوم اعلان شوے دے، په هغې خو عمل اوکړئ۔ تاسو په معدنیاتو باندې ټیکسونه اولګول، تاسو په خوړونو کښې په خلقو په کرش مشینانو باندې ټیکسونه اولګول، په ګیس باندې سیلز ټیکس او فلانے ټیکس، باره هزار روپئ په یو یو سړی پسې د تیمرګرې په تحصیل کښې بل راغلے دے، دا درته درخواست کوؤ چې دا بیرته واپس کړئ، دا بالکل مونږ د سره په ملاکنډ ډویژن کښې ټیکس نه منو۔ ایکسپریس لائن ثمر باغ ته د بجلئ منظور شوے دے، په 2016 کښې پرې کار شروع شوے دے خو تر دې وخته پورې په دې لس آته کلومیټر کښې هغه لائن د ننه پورې اونه رسیدو، د الیکشن نه مخکښې چې پرې کار بند شوے دے، تر اوسه پورې پکښې یوه ستن نهله نشوه، یو تار پرې رانښکلے شو، درخواست کوؤ چې یو طرف ته خو 33 لائن دے، نه ئې ټرانسفارمر شته، په 2010 کښې، په 2012 کښې زمونږ په حکومت کښې، په دیکښې بعضې کلی تیار شوی دی، د پبلک هیلتھ ټیوب ویلې دی، هغه لاړل تباه و برباد شو ځکه چې ټرانسفارمر ئې نشته، 33 د سره څه پروګرام په پاکستان کښې نه دے پاتې، صرف په دغه یو تحصیل کښې دے، نه ټرانسفارمر پیدا کیږی چې هغه کلو ته چې کوم کلی تیار شوی دی، جوړ شوی دی چې په هغې کښې ټرانسفارمر اولګی، تارونه ئې هم بیرته ختم شو، ستنې ئې هم اولویدلې، هغه بالکل د نشت برابر شو، پکار ده چې په دغه ایکسپریس لین باندې سمدستی کار شروع شی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وائنڈ اپ کریں بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بهادر خان:</u> وائی مایاریو فیډر مونږ بل منظور کړے دے ځکه چې دا څنګه د لوډشیډنګ خبره دوئ اوکړه، زمونږ د وولټیج مسئله ده، زمونږ د لوډشیډنګ مسئله ده، جناب سپیکر صاحب! مونږ ته د بجلئ چې کوم

تکلیف دے دا په ټول پاکستان کښې نشته، درخواست کوؤ چې د دې نمبرونه د بجلئ نمبر چرته په پاکستان کښې نشته، په مونږ کښې نن نمبر موجود دے، نمبرونه او د دې تکلیفونو نه خلاص شو، په دې باندې د فوری طور غور اوشی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، بہت شکریہ۔آنریبل ایم پی اے، جناب ظفر اعظم صاحب، ویسے آئندہ اس طرح کریں پلیز کہ جو بھی ایجنڈا آئٹم آئے ڈسکشن والا، پہلے اپنے نام دیا کریں تاکہ اس ترتیب سے ہم چلتے رہیں۔ جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب! میں صرف پانچ منٹ آپ کے لینا چاہتا ہوں۔سب سے پہلے تو میں بہادر خان کو چیلنج کرتا ہوں کہ جتنا ظلم ان کے ساتھ ہو رہا ہے، وہ کرک میں ہمارے ساتھ دیکھ لیں، بلکہ کرک نہیں ساؤتھ میں دیکھ لیں،اس سے زیادہ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ بجلی کی مد میں میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہفتے میں ایک گھنٹہ بجلی ہمارے ضلع کرک کو ملتی ہے، ایک گھنٹہ اور میرے خیال میں بہادر خان لالا کو یہ یقین ہو گا کہ کرک کے ساتھ بہت سخت زیادتی ہو رہی ہے۔دوسری بات یہ ہے جی کہ کوہاٹ ڈویژن سارے پاکستان کو 51 فیصد گیس دے رہا ہے جی لیکن کرک میں گیس کا جو پرابلم ہے، وہ کسی اور جگہ پر نہیں ہے اور مجھے یقین ہے اور بنگش صاحب جو ہمارے کوہاٹ ڈویژن کا بڑا قابل احترام مشر ہے جی، ان کو جواب دینا پڑے گا اور کوہاٹ ڈویژن کو، سب سے پہلے اس پر ہاتھ اٹھائیں گے، یہ گرمیوں کے دن آنے والے ہیں، نہ گیس ہے، نہ بجلی ہے، آپ جو بھی جواب دیں گے کرک اور کوہاٹ، کوہاٹ ہنگو یہ تینوں کے ہاتھ ہوں گے اور آپ کا گریبان ہو گا، جو بھی آپ جواب دیں گے یہاں پر، وہ سوچ سمجھ کر دیا کریں کیونکہ چیخیں نکلنے والی ہیں، روزہ آنے والا ہے، گرمی آنے والی ہے۔یہ ہمارے حمایت اللہ صاحب مشیر وزیر اعلیٰ صاحب برائے انرجی، اس نے ہمیں کہا، دیکھو سارے پاکستان میں جو گیس کے میٹرز لگ رہے ہیں، وہ حکومت لگا رہی ہے لیکن جو خیرات ہمیں آپ دے رہے ہیں دو فیصد، رائلٹی کی جو 23 ارب روپے یہاں صوبے پر آئے ہوئے ہیں ہمیں، اس میں سے میرے خیال میں ڈیڑھ ارب روپے کوہاٹ ڈویژن کو ملیں گے، ہم راضی مند ہو گئے کہ ہمیں میٹر لگاؤ، ہمیں لائن دے دو، ہمیں گیس دے دو، پچاس فیصد ہم اس خیرات میں جو ہمیں دے رہے ہو جی، یہ دس فیصد جو خیرات ہمیں دے رہے ہو، اس میں بھی ہم سارے کوہاٹ ڈویژن کے ایم پی ایز راضی ہو گئے کہ پچاس فیصد ہم سے کاٹ لو لیکن یہ ہمارے لئے میٹر

لگالو لیکن پھر بھی ہمارے ساتھ کوئی وہ نہیں ہو رہا اور میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے، نہ مشیر صاحب کے، اس میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس سال ہمیں میٹر نہیں ملے تو پچاس فیصد جو ہم سے کاٹے گئے ہیں، وہ ان غریب عوام کو واپس دینے پڑیں گے اور پھر میں بنگش صاحب سے یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ کوہاٹ ڈویژن کا یہ گیس کا مسئلہ جو بہت زیادہ خطرے کی شکل میں ہے جی، ہمارے ضلع میں ایف سی پہنچ چکی ہے، سب کو پتہ ہے بڑے Crises آنے والے ہیں اور یہ Crises کے لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ جو بھی جواب دے، وہ Accurate ہو۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب! مشرانو ټولو خبرې اوکړې خو زه به د دې بلونو په حواله یو خبره اوکړمه جی۔ په فروی 2018 کښې د بجلئ زما د کور بل وو تقریباً -/4500 روپئ، اوس په فروری 2019 کښې دے -/12000 روپئ، دغه شان د گیس بل وو -/11000 روپئ، په ریکارډ دی او اوس هم هغه هومره Consumption شوے دے او هغه -/27000 روپئ دے، نو تاسو د دې نه اندازه اولګوئ جی چې د ا به د عام سړی په ژوند باندې څومره اثر غورزوی؟ جناب سپیکر صاحب! زما خو دا تاسو ته خواست دے، پکار ده چې دا بجلئ والا او دا گیس والا مشران تاسو رااوغواړئ او کښینئ او لکه دې عوامو ته څه یو لار اوښودلې شی چې عوام څه چل اوکړی؟ زما دې ورور خبره اوکړه چې لکه بالکل هغه خبره نور هغه دغه جام ډک شوے دے، هغه انقلاب طرف ته خبرې روانې شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب! یو طرف ته وائی چې دا د غریبانانو حکومت دے او بل طرف ته روزانه د غریب عاجز نه د خولې نوړئ هم ختمیږی او ورسره ورسره هغه روزګار هم ختمیږی، نه روزګار شته او نه هغه خبره څه نور څه داسې ریلیف عوامو ته شته، غریب سړی ته چې هغه خوشحاله شی او خپل ژوند په خوشالئ سره تیر کړی۔ جناب سپیکر صاحب! زه به راځمه صرف د سوات خبره به اوکړم د بجلئ په حواله باندې او بیا خاصکر خپل تحصیل کبل چې هغه په ثابت سوات کښې د آبادئ په لحاظ باندې د ټولو نه غټ تحصیل دے خو تاسو یقین

اوکړئ چې بجلی لاړه شی نو بیا اتلس گهنټې او شپاړس گهنټې نه وی بجلی، فیډرې وائی Overload دی او بیا هغلته کښې سب ډویژنې هم جوړې شوی دی خو سټاف پکښې نشته، نو زما تاسوته دا خواست دے چې دا چیف ایگزیکټیو صاحب رااوغواړئ چې یره تاسو سب ډویژنې جوړې کړی دی نو هغې له سټاف ولې نه ورکوئ؟ په ثابت درې څلور یونین کونسلو کښې یو لائن مین وی چې بجلی خرابه شی نو هغه ثابته ورځ گرځی او خبره په هفتو هفتو هغه بجلی نه جوړیږی۔ بیا د دې سره سره بل دغه پکښې دا دے جی چې کله بلونه غرونو ته ځی، ټوله غریزه علاقه ده، بلونه لاړ شی هغه خبره پته نه لگی په تکه باندې بلونه لیږی او بیا چې دوه درې میاشتې پس ورپسې سړے لاړ شی نو هغلته کور والا شرونه شدتونه شروع شی چې په تا پسې ډیر بل راغلے دے او مونږ درنه دا بجلی کټ کوؤ، نو زما دا خواست دے چې تاسو مهربانی اوکړئ چې زمونږه په تحصیل کبل او په سوات باندې رحم د اوکړے شی او کوم گرډ سټیشن چې منظور شوے وو د تحصیل کبل د پاره چې هغه فوری جوړ شی نو زما خیال دے چې د بجلئ ډیرې مسئلې به هم حل شی، ورسره د دې گیس هغلته کښې لائنونه خواره شوی دی خو چې خلقو ته گیس ملاؤ شی۔ جناب سپیکر صاحب! یو طرف ته ځنگلونه بند دی، خلق په خپلو پټو کښې د کور د سیزلو د پاره ډکی نشی وهلې لرگے نشی وهلې او بل طرف ته گیس هم نشته، نو دغه خلق چې هغلته کښې اوسی، هغه به په کډو مجبوریږی او هجرت به کوی نو چرته به ځی؟ جناب سپیکر صاحب! نو زما ستاسو په توسط دې حکومت ته خواست دے چې د بجلئ او د گیس په دې بحران باندې خصوصی توجه ورکړی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو وقار خان صاحب۔ منور خان صاحب، آنریبل ایم پی اے۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو دیتا ہوں ٹائم۔ جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میرا تو بالکل اس پہ تقریر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن جب یہاں پہ میں نے اپنے ایم پی ایز کی چیخیں سنی ہیں تو مجھے اسد عمر کی، میں ان کو یہاں پہ ایک پیغام بھیجنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بالکل صحیح کہا کہ اب تو چیخیں نکلیں گی لیکن یہ میں پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ یہاں صوبائی اسمبلی کے ممبران کی بھی چیخیں نکل رہی ہیں، عوام کا تو ابھی تک پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کی چیخیں کب نکلیں گی اور افسوس مجھے اس بات پہ ہو رہا ہے، میرا پروگرام تھا، میرا خیال تھا کہ میں یہاں پہ خاموش کھڑا ہوں گا، کوئی تقریر نہیں کروں گا کیونکہ مجھے اس طرف کوئی ایسی سنجیدگی نظر نہیں آرہی، اپوزیشن والوں کی تو چیخیں نکل رہی ہیں لیکن مجھے شک ہے کہ پی ٹی آئی والوں کو میرے خیال میں اسد عمر نے کوئی * + لگایا ہوا ہے کہ آپ لوگوں کی چیخیں نہیں نکل رہی ہیں، (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! آپ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ ذرا ان کی یہ چیخیں کیوں نہیں نکل رہی ہیں، ان کے * + ذرا چیک کرلیں کہ واقعی ہمیں اس کی آواز، چیخیں نہیں پہنچ رہیں جناب سپیکر! یقیناً ایک کی تو چیخ نکل گئی ہے میرے خیال میں، شکر ہے کہ مجھے، میں صرف یہی چاہ رہا تھا کہ کم از کم آپ لوگوں کی طرف سے کوئی ایک چیخ نکل آئے، ایک * + کا تو پتہ چل گیا ہے کہ ان کا۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: * + والی بات کو میں Expunge کرتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں آپ کا مزید ٹائم نہیں لینا چاہتا کیونکہ ان بیچاروں پہ مجھے ترس آرہا ہے، یہ ہمیں کیا جواب دیں گے؟ ابھی تو یہ لوگ اسمبلیوں میں جو لاء اور قانون پاس ہوتا ہے، وہ اس کا پرائم منسٹر ان کو بھی نہیں مانتا، خدا نہ کرے کہ کل یہاں اس اسمبلی سے کوئی بل پاس ہو جائے اور وہاں بنی گالہ سے پرائم منسٹر کا کوئی پیغام آجائے آپ کے پاس، (مداخلت) نہیں نہیں، * + کوئی ایسی بات نہیں ہے، * + موٹر سائیکلوں میں لگاتے ہیں، ہر جگہ پہ لگاتے ہیں، * + لگاتے ہیں، آج کل کلاشنکوفوں میں بھی لگاتے ہیں تاکہ آواز زیادہ نہ جائے، میرا مقصد دوسری طرف نہ لے جائیں، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ان کی چیخیں کیوں نہیں نکل رہی ہیں، صرف اپوزیشن والوں کی کیوں نکل رہی ہیں؟ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تھینک یو سر۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: صلاح الدین ممند صاحب، ایم پی اے، صلاح الدین ممند صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. Sir, as Munawar Khan Sahib, he had been talking-----

جناب سپیکر: وہ میں نے Expunge کر دیا ہے۔

Mr. Salahuddin: Okay. As I said earlier and I thank you again and all my colleagues, specially from the Opposition side, all of them raised very pertinent and very important points and specially my elder brother, Khushdil Khan raised very relevant points, specially with regard to my area, to our area because both of us are from PK-70 and PK-71. Mr. Speaker Sir, my area which is PK-71, adjacent to Peshawar, that has been an area, the most worstly affected by terrorism than other places in the entire Country, where human beings were not massacred, we were lamenting the massacre of Muslims earlier but where Muslims and where human beings were not only massacred but they were slaughtered. Let me say it again, where human beings, those like us, they were even slaughtered in my area and where Security or Law Enforcing Agencies, they had difficulty to roam around that area. Mr. Speaker Sir, where PESCO personnel or electricity, any company PESCO, TESCO, they had not the courage even to treat that area, where there was no electric infrastructure, no transformer, no wire as it has been destroyed. The only, we can not, can I here the attention of everybody, please, where there was no electricity at all, complete blackout, the only thing that continues in my area was continuous uninterrupted billing, it continued. How? No idea, how it was and how did it happen but billing continued, no electricity, no works, no transformer, no infrastructure but billing is there. Mr. Speaker Sir, I would continue, go a little bit further, Mr. Speaker Sir, continuous loadshedding and no electricity at all, and billing is there. We wanted, by the time I was elected, I wanted a permanent and a comprehensive solution and resolution of all these issues but what happened? I wish that someone from PESCO or Chief of PESCO, he would have been here at the moment that he would here and that he would listen to us and to our grievances. Unfortunately, I don’t know, I am not very sure that somebody is there and whether that is on a competent position or not, but he should have been here

anyway. I went to them many many times, I called them, I wanted to discuss with them, I wanted to speak to them and he was not available unfortunately. Once it happened, I was lucky enough and I went to his office and met him and he said I am going to Imran Khan, I want to have a discussion with all these things and whatever I am saying, that's what he said as well, and he wanted to have a discussion with Imran Khan (Applause) and then the next day he assured me that he will see me, he will speak to me and will find a wayout. What happened after that? The same PESCO Chief, he just disappeared from me. I never happened that I have seen him, then we went to the Chief Engineer of that electric company PESCO or TESCO but whatever his assurances were, they were just like castle in the air, they were never materialized. We continued and my elder brother Khushdil Khan, we continued, we wanted and on the pressure of the public, we wanted to block the road but that is not in public interest for resolution of this.

Mr. Speaker: Thank you, Salahuddin Sahib, thank you.

Mr. Salahuddin: Just give me a little bit more, at the moment I will try to sumup very quickly, I wouldn't take much longer, but nothing happened and we wanted to jam the traffic but that is not in public interest and we are also in the public interest, we want to serve them; we don't want to create hurdles and troubles for them anymore. Mr. Speaker Sir, that is with regard to electricity still then and there, nothing has happened and PESCO is not interested in the resolution or in solving these issues at all. I haven't seen such an incompetent, I have to say it Mr. Speaker, such an incompetent and sluggish department than any other, than PESCO, because they are not interested. Mr. Speaker Sir, with regard to gas, I had been given there look at this strange anomaly, what happened? I had been going to the G.M, I had been talking almost every third and second day, for the last three months and they just assuring that this will happen, and what the final thing came out of this, is that, he said, we will have to call MNA Mr. Nasir Khan and I said, not only Nasir Khan, bring any other person or anyone, just bring it but please talk on this project and-----

Mr. Speaker: Thank you, Salahuddin Sahib.

Mr. Munawar Khan: Speaker Sahib!

Mr. Speaker: Ji, Munawar Khan Sahib.
Mr. Munawar Khan: Speaker Sahib! Point of order.
Mr. Speaker: Ji, Munawar Khan! Is there any violation or rules?
Mr. Munawar Khan: Yes.
Mr. Speaker: Ji, please.

جناب منور خان: سر! میرے خیال میں یہ دوسرا سیشن شروع ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب منور خان: دوسرا سیشن شروع ہے یہ اور پچھلا بھی تھا اور آج بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان: اور آج بھی بحث، کہ یہ اجلاس ہے، اور یہاں پہ پہلے اذان ہوا کرتا تھا لیکن ابھی میں اذان اسمبلی میں نہیں سن رہا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اور اس کی اگر کوئی ایسی بات ہے تو میرے خیال میں اس کو دوبارہ اذان کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کو چیک کرتا ہوں۔

جناب منور خان: چیک کر لیں، سر۔

جناب سپیکر: اور یہ اذان ہونی چاہیئے یہاں پر۔

جناب منور خان: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: بالکل آپ کا Point valid ہے۔ ہدایت الرحمان صاحب، آنریبل ایم پی اے، ہدایت الرحمان صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک اہم ایشو پر دو دن سے دو اجلاس، دوسرا اجلاس ہے کہ بحث چل رہی ہے، پہلے گیس کا مسئلہ میں چھیڑوں گا۔ جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں میں نے اس پر بات کی تھی، چونکہ چترال اس وقت تک گیس کی نعمت سے محروم ہے، پچھلی حکومت میں گیس پلانٹ لگانے کی منظوری دے دی گئی تھی لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے، پیشرفت نہیں ہو رہی ہے، میں آپ سے گزارش کروں گا جناب سپیکر! کہ آپ اس ایشو کو ایک اہم ایشو سمجھیں، چترال کے لئے گیس پلانٹ انتہائی ضروری ہے، چونکہ ماحولیاتی تبدیلی وغیرہ ہو رہی ہے، وہ بھی آپ حضرات کے سامنے ہے تو اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے

اگر گیس پلانٹ کی منظوری دی جائے تو بہت سارے درخت بچ سکتے ہیں، اس کی وجہ سے جو آفات آرہے ہیں، ان آفات سے وہ علاقہ اور پورا صوبہ بچ سکتا ہے۔ اس کے بعد بجلی کے سلسلے میں میں بہت زیادہ پریشان تھا، میں جب بھی یہاں سے چترال پہنچ جاؤں تو یہ بجلی کا ایشو اور لوگوں کی جم گھٹ، ایک بڑی مصیبت میں لوگ پھنسے ہوئے تھے، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ صرف چترال میں یہ ہو رہا ہے لیکن ادھر یہ بحث سننے کے بعد تو ایسا معلوم ہوا کہ یہ کوئی Pre-plan کے تحت پورے صوبے کے عوام پر مسلط ہے۔ جناب سپیکر! اس مسئلے کو حل کرنا انتہائی زیادہ ضروری ہے اور خاصکر ہمارے چترال میں بجلی کا ایک اہم ایشو یہ ہے کہ PEDO اور PESCO کا آپس میں ایک معاہدہ بھی نہیں ہوا ہے جس کے تحت اپر چترال کو انتہائی زیادہ بجلی کا سامنا ہے۔ محترم سپیکر! ریشون بجلی گھر خراب ہونے کے بعد اپر چترال کی بجلی کٹ گئی تھی اور اس کے بعد دوبارہ گولن گول پراجیکٹ سے اس کو بجلی دی گئی لیکن آپس میں معاہدہ ان کا نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے اپر چترال کو صحیح بجلی نہیں مل رہی ہے اور اسی طرح ٹرانسفارمرز کا بھی مسئلہ ہے، آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اپر چترال کی بجلی کا حل کیا جائے۔ بڑی مہربانی، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، ہدایت صاحب۔ جمشید خان مہمند صاحب۔

<u>جناب جمشید خان:</u> ډیره مهربانی، سپیکر صاحب! د بجلۍ په حواله باندې خو ډیر سیرحاصل بحث اوشو خو زه یوه ډیره اهمه ټیکنیکل مسئله دلته وایمه او زما د پریس ملګروته دا خواست دے، دا درخواست دے چې یره هغه خامخا تاسو سبا په پریس کښې اووایئ خو لکه دا ټول هاؤس تاسو نن لاړ شئ او د خپلې بجلۍ سسټم ته به اوګورئ چې دا سسټم څنګ دے؟ دې بجلۍ کښې د سنګل فیز او د ټو فیز Concept بالکل نشته، هر یو کور ته به PESCO تهری فیز بجلی ورکوی خو د تیرو اویاؤ کالو نه زمونږ په ملک کښې چې کوم د بجلۍ کار شوے دے نو یو خو دوئ ټرانسفارمر په ډسټری بیوشن پوائنټ باندې نه لګوی، دویم دا چې دوئ په دوه Poles کښې تهری فیز بجلی ورکړی، په څلور Poles کښې ټو فیز بجلی ورکړی، په پینځه Poles کښې سنګل فیز بجلی ورکړی، دا فیز بالکل نه ورکیږی، دا راځی واپس او په Earth باندې کوزیږی او په زمکه کښې ضائع کیږی، د دې سره ټرانسفارمر Imbalance پاتې شی او دا څومره Damage چې کیږی، دا د دې وجې نه کیږی چې یره سنګل فیز بجلی او ټو فیز بجلی زمونږ په

دې ملک کښې خوره ده، زه بیا هم درخواست کومه د پریس ملګرو ته چې تاسو دا اوښایئ چې بجلی په سسټم کښې د سنګل فیز او ټو فیز Concept بالکل نشته، دوئ به هر یو کور ته تهری فیز بجلی ورکوی چې ټرانسفارمر بیلنس وی، دا به د Damage نه هم بچ کیږی، Tree trimming دوئ نه کوی، د PESCO د ایمپلائز په تاریخ کښې صرف څلور کسان ما ایماندار کتلې دی چې هغې کښې د یو نوم دے الطاف عمرزئی، دویم عبدالله شاه چې ریټائرډ دے، دریم اقبال مروت او څلورم انوارالحق صاحب چې دا پکښې ایماندار خلق وو، باقی ټول غلا ته ناست دی۔ (تالیاں) ما خپل د دریو کالو حساب کتاب کړے وو د بجلئ چې کنسټرکشن والا ما له کوم کار کولو، ما چې اوکتلو نو په باره کروړ روپو کښې ما نه هغوی ایک لاکھ بیس هزار میټر تار په سنګل فیز کښې په LT کښې وهلې وو او اسی هزار میټر تار هغوی ما نه په HT کښې وهلې وو، ما په هغې باندې بالکل زبردست فوکس ساتلے وو، نن زما په حلقه کښې الحمد لله 90% د بجلئ مسئله حل ده، دا صرف د دې خپل محنت په وجه باندې، نو زما دې ایم پی ایز صاحبانو ته دا درخواست دے چې تاسو کوم کار د بجلئ کوئ نو خدائے ته اوګورئ چې د تهری فیز نه درله کم کار بالکل اونکړی، دا غلا کوی، په دغې باندې ډیر زیات فوکس اوساتئ۔ دویمه د ټولو نه اهمه خبره چې زه کومه، د محاصل تقسیم چې کیږی په مرکز او په صوبو کښې، نو هغوی خپله حصه واخلی، مونږ له خپله حصه راکړی، د هغې باوجود هم مونږه ایم پی ایز په اربونو روپئ باندې د صوبې حق ایښے دے مرکز ته، په مرکزی محکمه باندې مونږه پیسې لګولې وی او خپله صوبه مونږه د ډیرو څیزونو نه محرومه پاتې کړې ده۔ نو زما دا درخواست دے چې تاسو سی ای صاحب رااوغواړئ، پی ډی کنسټرکشن رااوغواړئ او دا تپوس ترې اوکړئ چې تاسو Handing / taking کوئ د یو بل سره نو د مردار سسټم Handing / taking تاسو څنګ کوئ د یو بل سره؟ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ فیصل زیب خان، آنریبل ایم پی اے، فیصل زیب صاحب۔

<u>جناب فیصل زیب:</u> شکریہ، جناب سپیکر! یہاں پہ تو ہمارا ہر ممبر اٹھ کے اپنے ضلع کا غم رو رہا تھا، ہم بھی اپنے ضلع کا غم رو لیں گے۔ میرا تعلق ایسے ضلع سے ہے کہ بہت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ پچھلے 35 سال سے وہاں سے جو نمائندے منتخب ہو رہے ہیں، حکومت میں رہ چکے ہیں اور اپنے ضلع کو محروم چھوڑ کر اور ضلعوں میں گیس کے بڑے بڑے پراجیکٹس کئے ہیں، یہاں پہ گیس اور بجلی کی بات ہوتی ہے، ہمارا ضلع تو گیس کی نعمت سے بالکل محروم ہے حالانکہ گیس کی پیداوار ہمارے اپنے صوبے کی ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ 'بلین ٹریز' پر جو پیسے لگائے جا رہے ہیں، اس کی بجائے ان اضلاع کو یہ فنڈ دیا جاتا جہاں پر گیس کے پراجیکٹس نہیں ہیں، لکڑیوں کی کٹائی سے لوگوں کو روکا جا رہا ہے، گیس نہیں ہے تو یہ غریب لوگ آخر زندگی کیسے بسر کریں گے؟ جناب سپیکر! میری اس حکومت سے گزارش ہے، اب تو یہ بات بھی نہیں کہ فیڈرل میں کوئی اور گورنمنٹ ہے، صوبے میں بھی پی ٹی آئی ہے، فیڈرل میں بھی پی ٹی آئی ہے، تو برائے مہربانی ان اضلاع پہ فوکس کیا جائے جن میں گیس کے پراجیکٹس نہیں ہیں تاکہ ان لوگوں کو سہولت مل سکے۔ جناب سپیکر! اس وقت مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ڈسٹرکٹ شانگلہ میں اگر منتخب نمائندہ ہے تو وہ میں ہوں اور اگر کوئی ہے تو اس کو تو پرواہ بھی نہیں کہ میں جہاں سے جیتا ہوں، وہاں کے لوگ کن مسائل کا شکار ہیں؟ جناب سپیکر! اس وقت میرے حلقے میں یقین کریں کہ پچیس سے تیس ٹرانسفارمرز کام نہیں کر رہے، ایکسیئن صاحب فون نہیں اٹھاتے، ایس ڈی او صاحب کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں کچھ ہے نہیں، تو آخر ان لوگوں کا گناہ کیا ہے؟ میٹر ریڈر نہیں، پھر بھی لوگ ہر مہینے پانچ ہزار، دس ہزار روپے بل Pay کر رہے ہیں لیکن لوگوں کو سہولت نہیں مل رہی۔ آگے تو جناب سپیکر! ایسا موسم آ رہا ہے کہ اگر بجلی نہیں ہو گی تو پھر ظاہری بات ہے لوگ مجبور ہو جائیں گے اور سڑکوں پر نکلیں گے۔ تو مہربانی کر کے جناب سپیکر! ایک بار پھر میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ہماری اپوزیشن کی خصوصی اور پھر ضلع شانگلہ میں آپ خصوصی انٹرسٹ لیں تاکہ ہمارے لوگوں کے یہ مسائل حل ہو سکیں۔ ایک بات جناب سپیکر! میں ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ دو دن پہلے، ایکسائز کی ایک بات کروں گا سوری، لیکن دو دن پہلے ایکسائز میں کلاس فور نوکری آئی تھی ضلع شانگلہ میں، لیکن افسوس کے ساتھ کہ ہمارے شانگلہ کے جوانوں نے Apply بھی کیا لیکن سلیکشن سوات کے لوگوں کی اس میں ہو گئی، کیوں شانگلہ کے لوگ اس پوسٹ کے لئے اتنے قابل نہیں تھے؟ جو اشتہار تھا، اس میں شانگلہ کا ذکر تھا لیکن سلیکشن سوات کے لوگوں کی ہوئی، جناب

سپیکر! اس میں تو آپ ابھی آرڈر دیں تاکہ اس آرڈر کو کینسل کیا جائے اور شانگلہ کے لوگوں کو شانگلہ کا حق دیا جائے۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Ziaullah Bangash Sahib, to conclude please

اور دوسری میں ایک بات یہ کر دوں کہ اس کے بعد جو ہمارے دو Topics آنے والے ہیں:

"Discussion on the steps taken for rehabilitation of damaged infrastructure of the Tribal Districts and discussion on Annual Developmental Program"

تو جن جن آنریبل ممبرز نے ان پہ بات کرنی ہے، سیکرٹری صاحب کو نام پہلے دے دیں۔ جی، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی ہاں، جناب سپیکر! بہت شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر! یقیناً بجلی اور گیس کے حوالے سے جو بحث کی گئی، اپوزیشن ممبران کی جانب سے بھی اور ہونا یہ چاہیئے تھا کہ بجلی اور گیس کا ایشو، یہ میرے خیال میں اپوزیشن کی بنچز پہ بیٹھے ہوئے ممبران کا نہیں تھا بلکہ یہ پورے صوبے کا، اگر اس سائڈ پر بھی ہمارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے تھے تو ان کو بھی اس بحث میں حصہ لینا چاہیئے تھا کیونکہ یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ اس میں اگر حکومت کے ایم پی ایز ہیں تو ان کے حلقوں میں بھی گیس اور بجلی کے ایشوز ہیں، ایسا نہیں ہے کہ یہ صرف اپوزیشن کی بنچز پر جو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے حلقوں میں ہی بجلی اور گیس کے ایشوز ہیں؟ اس طرف بھی ایشوز ہیں لیکن جس طرح منور خان صاحب نے کہا کہ جی صرف چیخیں اس طرف سے نکل رہی ہیں، یہاں سے کیوں نہیں آرہیں؟ تو چیخیں ہر طرف سے نکل رہی ہیں لیکن کوئی چیخیں مار رہا ہے اور کوئی چیخیں اپنے اندر خاموشی سے سہہ رہا ہے لیکن یہ ہماری وجہ سے نہیں، یہ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ کی وجہ سے نہیں، جو لوگوں کی چیخیں نکل رہی ہیں، یہ مرکز میں جو لاسٹ گورنمنٹ تھی، اس میں اتنا معاملہ خراب کیا گیا کہ یہ آپ کی چیخ نکلی ہے، یہاں پہ چیخیں نکل رہی ہیں تو یہ پچھلی گورنمنٹ کی وجہ سے ہیں اور ہم اس بحث کو اگر حل کی طرف لے کر جائیں تو یہ ہے کہ اب مرکز میں چونکہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ اس پہ بڑے طریقے سے کام کر رہی ہے اور میں اس ہاؤس کو ان شاء اللہ یقین دلاتا ہوں کہ جو ریفارمز اور جس طریقے سے ہمارے فیڈرل منسٹر عمر ایوب صاحب اس محکمے کو ایک سمت دے رہے ہیں تو ان شاء اللہ یہ آنے والے وقت میں یہ چیخیں نہیں ہوں گی بلکہ آپ سب اور ہم ایک ہو کے اس کے حل کی طرف جائیں گے اور میں جناب سپیکر! ایک اور

بات بھی یہاں پر عرض کر دوں کہ اگر ہم ڈسکشن کریں گے اور ڈسکشن ہوئی ہے اور میرے خیال میں بہت اچھی ڈسکشن یہاں پر ہوئی ہے اور اگر ہم اس کا نچوڑ نکال لیں تو میں یہ کہوں گا کہ بجلی کے حوالے سے جو فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے جو بات تھی، جو Suggestion دی گئی تھی، میں اس کو Endorse کروں گا اور صرف چیف ایگزیکٹیو کی نہیں، آپ لوگوں نے کہا تھا کہ چیف ایگزیکٹیو کو یہاں بلائیں، تو میں جناب سپیکر! یہ Suggest کروں گا کہ عمر ایوب صاحب کو یہاں بلائیں، یہاں پر ان کی میٹنگ کروائیں، اسمبلی میں اس کو بلائیں اور ان کے جتنے بھی ذمہ دار ہیں یا پھر چیف ایگزیکٹیو ہے، ان کو بھی بلائیں، عمر ایوب صاحب کو بلائیں گے تو ظاہری بات ہے کہ اس کے ساتھ پوری کیبنٹ آئے گی اور یہ جتنے بھی ہمارے ممبران نے بجلی کے حوالے سے جو ایشوز یہاں پہ Raise کئے ہیں تو میرے خیال میں ان کے ساتھ یہاں اسمبلی میں بیٹھ کے ہمارے جو محترم لوگ ہیں، یہاں پر بیٹھ کے ان ایشوز کو ڈسکس کریں گے تو بہت سارے Issues resolve ہو جائیں گے۔ یہاں پر اچھی باتیں ہوئیں، یہاں پر اچھی ڈسکشن ہوئی، یہاں پر جو دلوں کی بھڑاس تھی، وہ نکلی لیکن اگر میں یہ Suggest کروں، میرے محترم بیٹھے ہوئے ہیں، سارے میرے سینیئرز ہیں، میں یہ کہوں گا کہ اگر بات ہم کریں گے اور حل کی طرف جائیں گے، ان محکموں کو ایک طرف لے کر جائیں گے کیونکہ محکمہ اتنا خراب ہو چکا ہے کہ اگر اس کو ابھی ایک طرف لے کر جائیں گے، یہ مرکزی حکومت کا کام ہے کہ اس کو Set کریں لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ ان کو بلا کے، یہاں پر بٹھا کے ان کے ساتھ اسمبلی میں بات کریں گے اور سارے جتنے سینیئرز تھے، تمام پارٹیوں کے جو Elders یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بیٹھے ہوں گے، حکومت کی طرف سے لوگ بیٹھے ہوں گے اور ہر حلقے کا جو ایشو ہے، وہ ان کے سامنے ڈسکس کریں گے تو میرے خیال میں بہت سارے ایشوز حل ہو جائیں گے ان شاء اللہ، اگر آپ لوگ اس سے Agree ہیں تو سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: گیس کے لئے بھی اس طرح کا کچھ کر لیں۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: آ رہا ہوں سر، آ رہا ہوں، آ رہا ہوں سر! اور یہ تو بجلی کی باتیں تھیں اور اس میں ایک اور چیز بھی میں ڈسکس کروں گا کہ لاسٹ جمعہ کو اکرم خان درانی صاحب کی جانب سے حکومت پر ایک سوال کیا گیا تھا کہ موجودہ حکومت نے یا پچھلے دور میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے کتنا صوبے میں کام کیا آئل اینڈ گیس کے حوالے سے اور ہائیڈرو میں کتنے منصوبے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت

نے بنائے؟ تو میں صرف اس کی تفصیل سر، آپ لوگوں کو دے رہا ہوں، آپ لوگ Kindly note کر لیں۔ پہلے میں ہائیڈرو کے حوالے سے آؤں گا بلکہ میں اس سے پہلے اے این پی کا جو دور تھا، اس کا بھی میں آپ کو ذکر کر دوں کہ اس دور میں ہمارے اس صوبے میں ملاکنڈ تھری ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جس کی Capacity 81 میگاواٹ ہے جو کہ کمپلیٹ ہوا، Status complete، دوسرا ایک پاڑو ہائیڈرو پاور جس کی صلاحیت 18 میگاواٹ ہے اور وہ بھی مارچ 2010 میں کمپلیٹ ہوا تھا، تو اے این پی دور کے تقریباً 99 میگاواٹ بجلی کے حوالے سے منصوبے شروع ہوئے تھے، اس کے بعد جب پی ٹی آئی کا دور آیا 2013 میں اور ابھی تک اس کی تفصیل میں آپ کو دیتا ہوں کہ ہمارے پچھلے پانچ سالوں میں کتنے منصوبے ہوئے اور ابھی تک اس کے کتنے منصوبے چل رہے ہیں؟ تو پہلا پراجیکٹ مچئی ہائیڈرو پاور 2.6 میگاواٹ جو کمپلیٹ ہوا 18-2017 میں، رانولیا ہائیڈرو پاور 17 میگاواٹ، کمپلیٹ ہوا 2018 میں، درال خوڑ ہائیڈرو پاور 36.6 میگاواٹ، یہ بھی کمپلیٹ ہوا ہے، 356 Mini micro Hydro HPP، یہ 11 میگاواٹ اور یہ 266 Mini micro HPP، یہ On the way ہے اور یہ تقریباً Last tenure میں ہم نے 67.2 میگاواٹ کے جو منصوبے تھے بجلی کے، وہ کمپلیٹ کئے تھے۔ ابھی جو مزید ہم نے Initiate کئے ہیں، وہ بھی آپ کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں کہ کوٹو ہائیڈرو پاور 46.8 میگاواٹ اور اس کی Completion date ہے، دسمبر 2019 میں یہ کمپلیٹ ہو جائے گا ان شاء اللہ۔ کروڑہ ہائیڈرو پاور 10.8 میگاواٹ، یہ بھی دسمبر 2019 میں ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو گا۔ جبوڑی ہائیڈرو پاور 11.2 میگاواٹ اور یہ بھی ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو گا، دسمبر 2019 میں یہ بھی ان شاء اللہ کمپلیٹ ہو گا۔ لوئی ہائیڈرو پاور 70 میگاواٹ اور اس کی Completion date 2022 چونکہ اس پہ بیس فیصد کام ہو چکا ہے اور باقی یہ 2022 میں کمپلیٹ ہو گا۔ متلیہ ہے کہ کیا یہاں پر لکھا ہوا، متلیہ ہائیڈرو پاور 84 میگاواٹ، (مداخلت) بس تھیک دے ښنګه دے هم هغه دے، (قہقہہ) اور یہ 84 میگاواٹ ان شاء اللہ یہ بھی 2022 میں کمپلیٹ ہو گا تو یہ 215 میگاواٹ کے منصوبے یہ بھی جاری ہیں اور یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے پچھلے پانچ سال میں اور ابھی بھی ان شاء اللہ یہ شروع ہیں اور یہ کمپلیٹ ہوں گے ان شاء اللہ۔ اور نٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے جو ہمارا مرکز کے ساتھ شیئر تھا، اس کے حوالے سے Latest information میں آپ لوگوں کے ساتھ شیئر کر دوں کہ اس میں صوبے کو 20 ملین، 20 بلین روپے

موصول ہو چکے ہیں اور بقایا 36 بلین جو ہیں، مرکز کے ساتھ اس پہ ہماری فنانس منسٹر کی میٹنگ جاری ہے اور شاید ان شاء اللہ یہ بقایا رقم جو ہے، یہ بھی ان شاء اللہ مل جائے۔ میں سر! یہاں پر ایک اور چیز بھی اپنے معزز ممبران کے ساتھ شیئر کروں گا کہ جب بھی عمران خان کے ساتھ ہماری کیبنٹ کی میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں ہماری طرف سے ہمارے وزیر اعلیٰ کی جانب سے اور ہمارے فنانس منسٹر کی جانب سے پہلا مرکزی حکومت پر جو سوال کیا جاتا ہے، وہ یہ ہوتا ہے جی کہ لاسٹ گورنمنٹ میں بھی ہم نے، ہمارے صوبے نے بڑی Effort کی، یہ جو بجلی کا خالص منافع ہے اس کے لئے، اور ابھی چونکہ ہماری حکومت ہے تو جو بجلی کا منافع ہے، اس صوبے کا جو حق ہے، یہ آپ نے واپس کرنا ہو گا، تو عمران خان ہمارے وزیر اعظم صاحب نے یہ Commit کیا ہوا ہے کہ صوبے کا جو حق ہے، وہ آپ کو ملتا رہے گا اور اس کی پہلی قسط صوبے کو مل چکی ہے اور ان شاء اللہ جو بقایا رقم ہے، وہ بھی صوبے کو ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً ملتی رہے گی۔ تو ان شاء اللہ آپ لوگ مطمئن رہیں، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت صوبے میں بھی ہے اور مرکز میں بھی ہے تو ان شاء اللہ اس صوبے کی جو محرومی پچھلے ادوار میں ہوئی ہے، اس دفعہ صوبے کی ان شاء اللہ محرومی نہیں ہو گی اور یہ سارے معاملات بہ احسن و خوبی ان شاء اللہ اختتام تک پہنچیں گے اور گیس کے حوالے سے میں آؤں گا، سر! گیس کے حوالے سے بھی جناب اکرم خان درانی صاحب نے اور ہمارے باقی جو معزز ممبران ہیں، ان کی جانب سے بہت سارے سوالات اٹھائے گئے تھے کہ اس صوبے میں گیس کے حوالے سے کتنا کام ہوا ہے؟ تو وہ بھی میں آپ لوگوں کے ساتھ شیئر کر دوں اور خاصکر KPOGDCL کے حوالے سے کہ یہ جو کمپنی بنی تو اس نے صوبے میں، جب سے یہ کمپنی بنی ہے تو صوبے میں اس نے کتنا Contribute کیا ہے؟ تو اس کا بھی میں آپ کو Update کروا دوں کہ یہ منصوبہ بھی، یہ کمپنی بھی 2012-13 میں یہ کمپنی سٹارٹ ہوئی اور جب یہ کمپنی بنی تو اس وقت یہ کمپنی اس لئے بنائی گئی تھی جناب سپیکر، کہ صوبے میں آئل اینڈ گیس کے حوالے سے بہت زیادہ پروڈکشن تھی اور خاصکر جو ہمارے جنوبی اضلاع ہیں جن میں کوہاٹ، کرک اور ہنگو شامل ہیں تو اس میں بہت زیادہ فراوانی ہے آئل اینڈ گیس کے حوالے سے، تو یہ کمپنی اس لئے بنائی گئی تھی کہ اس کمپنی کی وجہ سے بہت سارے انویسٹرز جو ہیں وہ آئیں گے اور ان کو مواقع ملیں گے کہ وہ آئل اینڈ گیس کے حوالے سے ذخائر ڈھونڈیں اور مزید اس میں کام کریں، تو یہ کمپنی اس لئے بنائی گئی تھی اور جب یہ کمپنی بنی تو اس وقت صوبے کی پیداوار 28 ہزار بیرل تھی اور اب

موجودہ Update میں آپ کو کر رہا ہوں کہ یہ ابھی موجودہ 50 ہزار بیرل تک آئل اینڈ گیس جو ہے وہ 50 ہزار بیرل تک پہنچ چکے ہیں اور یہ صرف اس وجہ سے کہ جب یہ KPOGDCL کی کمپنی بنی تو اس کی وجہ سے صوبے میں جو انوائرنمنٹ تھا گیس کے حوالے سے اور کام کے حوالے سے تو وہ جناب سپیکر، ایک بہترین انوائرنمنٹ ان کو مہیا کیا گیا اور اس وجہ سے 28 ہزار سے یہ 50 ہزار بیرل تک (پیداوار) پہنچ گئی اور ابھی بھی بہت ساری کمپنیز آ رہی ہیں اور صوبے میں انویسٹ کرنا چاہ رہی ہیں اور بہت سارے جو مسئلے تھے، وہ حل ہو گئے ہیں اور میں سر! یہ بھی بتادوں کہ جو پچاس فیصد اس صوبے سے جو آئل اینڈ گیس کی پیداوار ہے، وہ پورے پاکستان کا پچاس فیصد ہے، مطلب صوبے میں پچاس فیصد آئل اینڈ گیس کی پیداوار ہو رہی ہے اور جناب سپیکر! میں اس میں اپنے پانچ سال جو پچھلے پانچ سال تھے، اس کے حوالے سے بھی Update کروں گا کہ پچھلے پانچ سال میں ہمیں جو مسائل تھے، وہ مرکزی حکومت کی جانب سے تھے کہ بہت ساری کمپنیز آئی ہوئی تھیں اور ان کو این او سیز کے مسئلے تھے، کبھی مطلب وہاں سے این او سی ایشو نہیں ہوتا تھا، بہت سارے ایسے ایشوز تھے کہ جن کی وجہ سے لاسٹ پانچ سال میں ہماری حکومت کو بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس دفعہ جب ہماری مرکز میں حکومت آئی تو جو ہمارا این او سیز کا مسئلہ تھا جو لکی مروت میں ہم نے ایک ریسرچ سٹارٹ کیا ہوا تھا، اس کے این او سی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے اور ڈیفنس منسٹر کی جانب سے وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے اور این او سی بھی جاری ہو گیا ہے اور اس کے لئے 70 کروڑ روپے ہمارے اس کے لئے پڑے ہوئے تھے اور اس سے جو ریسرچ کا کام ہو گا، عنقریب اس پہ کام شروع ہو جائے گا ان شاء اللہ اور اس کے حوالے سے میں مزید بھی Update کر دوں آپ کو سر، کہ Expenditure کے حوالے سے جناب اکرم خان درانی صاحب نے جو سوال کیا تھا، ہمارے بر تئی بلاک، بر تئی بلاک ہے کوہاٹ میں، گمبٹ میں اور اس سے جو لاسٹ شروع ہوا تھا، وہ کامیاب ہو گیا ہے، وہ Well کامیاب ہے اور اس کی پائپ لائن بھی ڈالی جا چکی ہے اور کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بہاڑ پور ایک بلاک ہے، ڈرلنگ کا جو پراسیس ہے، وہ تکمیل کے مراحل میں ہے اور ان شاء اللہ چھ Month میں یہ بھی اپنی پیداوار سٹارٹ کر لیں گا۔ لکی بلاک، لکی بلاک کا بھی جیسے میں نے آپ کو کہا کہ اس کا این او سی جاری ہو گیا ہے اور اس کی Data collection اور باقی جو چیزیں ہیں، وہ بھی سٹارٹ ہو گئی ہیں۔ پیزو اینڈ کلاچی بلاکس پر بھی ریسرچ ورک شروع ہے کیونکہ پہلے یہ ریسرچ ہوتا ہے اور اس کے بعد باقی جو

معاملات ہیں، وہ سٹارٹ ہوتے ہیں۔ انکم کے حوالے سے میں آپ کو اور ہاؤس کو Update کر دوں کہ ابھی جتنے بلاکس شروع ہو چکے ہیں، ان سے ابھی تک صوبے کو کوئی انکم ملنا شروع نہیں ہوئی کیونکہ یہ جب سٹارٹ کریں گے، پروڈکشن سٹارٹ کریں گے، اس کے بعد اس کا جو منافع ہوگا، وہ صوبے کو ملنا شروع ہوگا ان شاء اللہ، تو یہ وہ ساری چیزیں ہیں اور اس کے علاوہ پچھلے دور حکومت میں سر، وہ بھی میں آپ کو Update کر دوں کہ آئل ریفائنری کے حوالے سے بہت سارا کام ہوا اور اس میں کرک کے مقام پہ ایک آئل ریفائنری کا ایگریمنٹ ہوا FWO کے ساتھ اور کوہاٹ میں آئل ریفائنری کے حوالے سے بھی دو کمپنیز کے ساتھ ایگریمنٹ ہوا ہے اور ایک پر سیکشن فور اور باقی جو چیزیں ہیں، وہ اس پہ شروع ہو چکی ہیں اور یہ بھی صوبے کے لئے ایک اعزاز ہے کہ کرک میں Institute of Petroleum Exploration، یہ انسٹی ٹیوٹ بھی وہاں پہ شروع ہو رہا ہے کیونکہ اس سے یہ ہوگا کہ چونکہ یہ ایریا زآئل اینڈ گیس کے حوالے سے بہت زیادہ Rich ہیں تو یہاں پہ جو ہمارے نوجوان ہوں گے، وہ یہاں پر Trained ہوں گے اور انہی ایریاز میں ان کو بھجواتے ہیں، مزید یہاں پہ آئل اینڈ گیس کے حوالے سے ان پر کام کیا جائے گا۔ تو یہ Updates تھیں، آئل اینڈ گیس کے حوالے سے جو آپ لوگوں نے کوئسچنز کئے ہوئے تھے تو یہ، اس کے علاوہ بہت سارے اور چترال کے حوالے سے میں Update کر دوں کہ جو ہمارے معزز ایم پی اے صاحب نے چترال کے حوالے سے بات کی تو اس کا بھی Update کر دوں کہ ریشون بجلی گھر کی بحالی کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور میرے خیال میں آج اور کل اس کی منظوری ہو جائے گی، ورک آرڈر ہوتا ہے جو کچھ، ٹرانسفارمر سات میگاواٹ اس کا بھی ٹینڈر ہو چکا ہے اور یہ بھی مراحل میں ہے، تو یہ آئل اینڈ گیس اور اس کے حوالے سے میرے خیال میں یہ تو Update میں نے کر دیا ہے لیکن میں یہاں پر یہ بات کروں گا کہ یہ ایسے ایشوز ہیں کہ اس پر ہمیں مل بیٹھ کے یہاں پہ جس طرح ڈسکشن ہوئی، میرے خیال میں ایک بہت Fruitful discussion تھی اور اس کو اگر مزید ہم ایک اچھے دوسرے سٹیج پر لے جائیں جہاں پر بجلی کے حوالے سے عمر ایوب صاحب اور اس کی ٹیم کو بلایا جائے اور آئل اینڈ گیس کے حوالے جو ہمارے فیڈرل منسٹر ہیں، اس کو بھی بلا کے اور اس کے حوالے سے بھی جو ہماری PEDO ہے، اس کے ممبران بھی ہیں، ان کو بھی بٹھا کے ہم بہت ساری چیزیں، ہمارے معزز ممبران کی جانب سے جو اچھی Suggestions آئی ہوئی ہیں جن کو ہم نے نوٹ بھی کیا ہے اور اس کو ہم اپنے وزیر

اعلیٰ محمود خان صاحب کے پاس لے کر بھی جائیں گے لیکن میں یہ چاہ رہا ہوں کہ اگر اس ڈسکشن کے علاوہ اس کو مزید ہم نے اس کو Fruitful کرنا ہے اور لوگوں کے جو مسائل ہیں، ان کو مزید ہم نے اگر حل کرنے کی طرف لے کر جانا ہے تو میں یہ Suggest کروں گا، ہمارے معزز لیڈرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں یہ Suggestion بھی دوں گا اور ہاؤس کو بھی یہ کہوں گا کہ اس پر ہائی لیول کے جو ہمارے فیڈرل کے لوگ ہیں، ان کو اسی اسمبلی میں بلا کے اور یہ سارے ایشوز ان کے ساتھ ڈسکس کر کے اس کا ایک بہتر حل نکال کے ہم آگے لیکر جائیں۔ بہت شکریہ سر۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ہماری کوئی اور غرض نہیں تھی، ہم نے جو ایشوز اٹھائے ہیں، ان پہ ہم اپنے صوبے کے لئے آواز اٹھانا چاہتے ہیں اور حکومت کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں پر جو جوابات ضیاء اللہ آفریدی صاحب نے دیئے، میں اس کو تھوڑا سا Correct کر لوں، اس نے ملاکنڈ تھری کی بات کی 81 میگاواٹ کی، یہ میرے دور میں شروع ہوا اور میرے دور میں اس نے آمدن بھی دینا شروع کی، اس طرح خان خوڑ ہے، درال خوڑ ہے اور باقی کچھ ہیں، میں نے صرف اتنا ہی پوچھا تھا کہ پانچ سال کے دوران، کچھ کام جو انہوں نے بتائے کہ اے این پی نے شروع کئے جو ابھی کمپلیٹ ہوئے تھے، میرا کوئسچن یہ تھا کہ پانچ سال جو پی ٹی آئی کی حکومت تھی، وہ تاریخ ذرا نکال لیں اور ہمیں بتادیں کہ ان پانچ سال کے اندر ہم نے یہ منصوبہ شروع کیا تھا اور یہ ہم نے کمپلیٹ کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس نے جو فگرز بتادیئے، یہ تو جب میں وہاں پر فیڈرل منسٹر تھا تو ہنگو میں، کوہاٹ میں، بنوں میں، لکی مروت میں، ٹانک میں، ڈی آئی خان میں ہم نے کمپنیاں دیں، میرا سوال یہ ہے کہ جو صوبے کی اپنی کمپنی ہے، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اس کے اخراجات مجھے بتادیں، یہ اے این پی کے دور میں بنی تھی، یہ کمپنی جو تھی جب حیدر خان ہوتی صاحب چیف منسٹر تھے، کمپنی بنی اس وقت سے ہے، ابھی انہوں نے پانچ سال میں اس کمپنی میں مزید کتنے لوگ اس میں بھرتی ہوئے ہیں اور اس کے اخراجات کتنے ہیں، کتنے Sites میں گئے ہیں؟ اگر آفریدی صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب ہمیں صرف یہ بتادیں کہ پانچ سال میں اس کمپنی پہ ہمارے سالانہ اخراجات یہ ہیں اور اس کمپنی نے فلاں ضلع میں وہاں پر کوئی ایک کنواں کھودا ہے، کام شروع ہوا ہے اور جو سروے کی بات ہے، وہ

روٹین والی باتیں ہیں کہ ایک Site پہ میری جو مجھے معلومات ہیں، اس پراونشل گورنمنٹ کی جو اپنی کمپنی ہے، انہوں نے لکی مروت میں صرف ایک Site پہ کچھ ایگریمنٹ کیا ہے، وہ بھی OGDCL کے ساتھ، وہ خود نہیں ہے کہ وہ خود کام کریں گے، اس کمپنی کی ابھی تک میرے خیال میں کوئی ڈرلنگ مشین بھی نہیں ہے، اگر اس کی کوئی مشینری ہے تو تھوڑا سا ضیاء اللہ خان صاحب ہمیں بتادیں کہ اس کمپنی میں کتنے لوگ ہیں، اس کمپنی کے اپنے وسائل کتنے ہیں، اس کمپنی کو انہوں نے کتنے پیسے دیئے ہیں، انہوں نے کتنے خرچ کئے ہیں اور وہاں پر اس سے کتنی آمدن پیدا ہوئی ہے؟ صرف میں یہ اتنا ہی جانوں گا باقی جو پورے صوبے کی بات کی ہے، ہنگو کی کہ وہ ہمیں معلوم ہے اور جو 28 ہزار سے 50 ہزار سے Over ہے، وہ پراونشل کمپنی نے نہیں کیا ہے کیونکہ وہ ایگریمنٹ ان کے ساتھ نہیں ہے، اس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، صرف ہمیں جو اس کی اپنی کمپنی ہے، وہ بتادیں اور جو وہاں پر انہوں نے ہائیڈل میں کام کیا ہے، جو پانچ سال میں شروع کیا اور پانچ سال میں کوئی منصوبہ کمپلیٹ ہوا ہو، اس کے میگا واٹ بھی ہمیں بتا دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی، جناب سپیکر!-----

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، آپ اجازت دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! میں نے اپنی ڈسکشن کی ابتداء میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ریکوزیشن ہمیں کیوں جمع کرنا پڑا؟ اتنے بڑے مسائل ہم نے Highlight کئے، تمام ممبران نے اور وزیر صاحب جو ہیں، مشیر صاحب جو ہیں، انہوں نے سارے ہاؤس کو بڑا مایوس کیا، ان کو تو جواب دینا چاہیئے تھا، یعنی آپ کے دور حکومت میں دو دفعہ بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، میں نے یہاں پر یہ Point raise کیا کہ لوگ چندے اکٹھے کرکے ٹرانسفارمر زمرمت کرتے ہیں، ٹرانسمیشن لائنز کے حوالے سے میں نے بات کی ہے، اوور بلنگ کے حوالے سے میں نے بات کی، بجلی کی قیمتوں کے حوالے سے میں نے بات کی ہے، کم وولٹیج کے حوالے سے جناب سپیکر! میں نے بات کی ہے اور اسی طرح جو PESCO ہے، جو ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے غیر سنجیدہ رویہ کے حوالے سے میں نے یہاں پہ پوائنٹس اٹھائے ہیں اور جو بھی Responsible

concerned Minister اٹھتا ہے، وہ چیزوں کو ایسا Portray کرتا ہے کہ جس طرح ہم مذاق کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! ابھی شانگلہ کے ممبر نے Raise کیا کہ سوات ڈسٹرکٹ سے چار کلاس فور وہاں پر آکر شانگلہ میں بھرتی ہوئے ہیں، تو اس طرح نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، اب ہم بھی تجاویز دے رہے ہیں اور جواب میں حکومت ہمیں یہ جواب دے رہی ہے کہ میں بھی تجویز دے رہا ہوں تو آپ تو Custodian of the House ہیں، آپ کا تو گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے، آپ تو صرف رولنگ دے سکتے ہیں، حکومت تو وہ ہے، اگر حکومت اتنی بے اختیار ہے تو پھر میں تجویز دے رہا ہوں کہ جتنے پوائنٹس ہم نے دیئے ہیں جناب سپیکر! اس کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے تاکہ جو جو ایشوز یہاں پر سامنے آئے ہیں اور جو جو Concerned، دوسری بات جناب سپیکر! یہاں پہ PEDO کے ذمہ داران لوگ بیٹھے ہیں اور سارے ہاؤس کو انہوں نے Disinformation دی ہے، یہ منصوبہ اسی سال کمپلیٹ ہوگا، یہ منصوبہ اسی سال مکمل ہوگا، رانولیا کی کسی نے بات کی، یہ بھی بتائیں کہ اس کا افتتاح کب ہوا ہے؟ مچھئی کی اس نے بات کی ہے، یہ بھی بتائیں کہ اس کا افتتاح کب ہوا ہے؟ مٹلتان کی اس نے بات کی، یہ بھی بتایا جائے کہ اس کا افتتاح، یہ تو ہاؤس کو غلط معلومات دینا، غلط انفارمیشن دینا تو میرے خیال میں صحیح طرز نہیں ہے اور پھر بار بار جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حکومت سنجیدہ نہیں ہے تو یہ لوگ برا مانتے ہیں، ان کو برا نہیں منانا چاہیئے جناب سپیکر! ان ایشوز کا میں یہ بھی، لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے اپنا Concern دوبارہ Show کیا ہے لیکن اگر حکومت کا یہی رویہ رہا تو اس کا تو مطلب یہ ہے کہ ہم دوبارہ آپ سے درخواست کریں گے کہ جس جس Topic پہ ہم ڈسکشن کرتے ہیں، Issues raise کرتے ہیں، جو مسائل ہیں، ان کو Highlight کرتے ہیں، دوبارہ ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ان کو دوبارہ نئے سرے سے شروع کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! کل یہاں پہ ایک منسٹر بیٹھا تھا، وہ Notes لے رہا تھا، ہمیں بتایا گیا کہ وہ جواب دے گا، آج وہ نہیں ہے، دوسرا اٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کتنی غیر سنجیدگی کے ساتھ، غیر ذمہ داری کے ساتھ معلومات بھی اس کے پاس نہیں ہیں، جناب سپیکر! جن پراجیکٹس کا وہ کریڈٹ لینا چاہ رہے ہیں، ان کو نام بھی نہیں آتے ہیں، یہ تو انتہائی افسوس ناک ہے۔ جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ آپ اس چیز پہ ذرا ضرور رولنگ دیں تاکہ جو وزراء یہاں پہ آئیں جواب دینے کے لئے تو وہ تیار آیا کریں، ہم مذاق نہیں کرتے ہیں۔ میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت ان کی جاگیر

ہے، ایسا نہیں ہے، یہ پبلک پراپرٹی ہے، ہم سارے Public representatives ہیں، ہمیں اپنے حلقوں کے لوگوں نے منتخب کرکے یہاں بھیجا ہے، ہم یہاں ان کے مسائل کی وکالت کریں گے اور Solid جواب لیکر یہاں سے وہاں ان کے پاس جائیں گے، ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں دو چیزوں سے تو بنگش صاحب کی متفق ہوں کہ جو انہوں نے تجاویز دی ہیں کہ چونکہ ایشوز بہت زیادہ ہیں ہمارے ممبران کے تو عمر ایوب صاحب کو بھی اور منسٹر انرجی جو ہیں، اپنا چودھری سرور صاحب، ان کو ان کی ٹیم کے ساتھ یہاں پر بلائیں گے ان شاء اللہ، آگے کوئی بھی مناسب Days آئیں، آپ اس میں سے سلیکشن کرلیں، جو بھی آپ کے ممبرز ہیں، پارلیمانی لیڈرز کو اپنی اپنی مشکلات بتا دیں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> ہاؤس میں بلالیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ہاؤس میں مشکل ہے لیکن ہاؤس سے باہر ہم اس میں کرلیں گے تاکہ، ہاؤس میں تو وہ آ نہیں سکتے تو وہ ہم اپنے کمیٹی روم یا اولڈ ہاؤس، ہال میں کرلیں گے اور اس میں یہ سارے ایشوز ان سے ہم کھل کر ڈسکس کرلیں گے ان شاء اللہ تاکہ جو جو بھی آئل اینڈ گیس سے Related issues ہیں، ہمارے دونوں سائڈ کے ممبران کے، وہ وہاں پہ ڈسکس ہو سکیں۔ جی بنگش صاحب۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> جی جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر! جس طرح سابقہ حکومت میں بجلی کے ریٹس کم ہوتے رہے ہیں جناب سپیکر صاحب! بڑھے نہیں ہیں، سات مہینوں میں دو دفعہ بجلی کے نرخ انہوں نے بڑھائے ہیں، سابقہ حکومت نے لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا ہے پاکستان سے، ابھی لوڈشیڈنگ بڑھ رہی ہے تو یہ مہربانی کرکے اپنا گند سابقہ حکومت کے سر پہ نہ ڈالیں بلکہ اپنے دور کا حساب دیں۔

<u>Mr. Speaker</u> He is not Federal Government, he is Provincial Government, جو آپ کی یہ چیزیں ہیں، یہ ان تک پہنچائی جا سکتی ہیں تھرو پراونشل گورنمنٹ، اور یہ But representative is also sitting in the National Assembly سارے ایشوز وہاں پہ ان کے منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں But یہاں جو ڈسکشن ہو رہی ہے، وہ یہی ہو سکتا ہے کہ صوبائی گورنمنٹ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ They should facilitate the MPAs اور جیسے

انہوں نے تجویز دی اور میں نے رولنگ دے دی کہ دونوں ڈیپارٹمنٹس کے لوگ ہم یہاں بلائیں گے اور آپ سے ان کی میٹنگ کروائیں گے، تب یہ مسئلہ Resolve ہوگا۔ جی بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! سردار بابک صاحب بڑے محترم ہیں اور اس نے کہا کہ جو ممبران بیٹھے ہوئے ہیں یا جو Response یہاں سے جارہا ہے تو یہ سنجیدہ نہیں ہے اور یہ جواب نہیں دے رہے۔ جناب بابک صاحب! یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ سنجیدگی سے آپ کی بات سن رہے تھے اور آپ کو سنجیدگی سے ہی جواب دے رہے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ہم یہاں پر بیٹھ کے گپیں لگا رہے ہیں اور ہنسی مذاق کر رہے ہیں؟ ہم آپ کو اسی طریقے سے جواب دے رہے ہیں اور میرے خیال میں اگر ہم نے جواب دیا ہے تو وہ اس Sense میں ہم نے دیا ہے، ڈسکشن تو میں بھی کر سکتا تھا، میں بھی شروع ہو جاتا اور پورا ایک ایک گھنٹہ میں بھی تقریر کر لیتا، میرے باقی ممبرز بھی تقریر کر لیتے لیکن ہم نے تقریر تو نہیں کی، ہم نے تو آپ کی بات کو Endorse کیا کہ جی آپ نے جو بات کی ہے، اس کو ہم بھی Endorse کرتے ہیں اور یہ جو Suggestion ہے، آگے ہماری اپنی فیڈرل حکومت ہے، اس کو ہم پہنچا دیں گے اور یہ Suggestion بھی ہم نے دی کہ جی منسٹر کے پاس ہم نہیں جائیں گے، منسٹر کو یہاں بلالیں گے، یہ آپ کے اسمبلی کا حق ہے، (تالیاں) آپ کے لئے لوگ یہاں آئیں گے۔ تو میں نے اگر کوئی غلط بات کی ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں لیکن آپ نے کہا کہ جی غیر سنجیدگی ہے تو یہ غیر سنجیدگی نہیں ہے، یہ اس اسمبلی کا حق ہے، میں نے شروع میں بات کی کہ یہ بجلی اور گیس کا مسئلہ صرف آپ کا تو نہیں ہے، یہ تو ہمارا بھی مسئلہ ہے، ہمارے ممبرز کا بھی مسئلہ ہے لیکن آپ لوگوں کی جانب سے مسئلہ اٹھایا گیا اور ہم بھی اس بحث میں آپ کے ساتھ شامل ہو گئے اور ہم اسی طریقے سے جو فیڈرل منسٹر آئے گا یا اس کی ٹیم آئے گی، ہم بھی اسی طریقے سے ان کے ساتھ Respond کریں گے، ہم بھی اپنے علاقے کے جو مسائل ہیں، وہ بھی ہم ان کو بتائیں گے، تو یہ سنجیدگی یا غیر سنجیدگی میرے خیال میں اس طرح کے الفاظ، اور دوسرا جو میں اگر یہاں پہ ڈیٹیل دے رہا ہوں تو یہ ایک ادارے کی طرف سے Authentic detail ہے، مطلب وہ کوئی غلط نہیں ہے کہ میں یہاں پر آکر اسمبلی فلور پر کوئی غلط رپورٹ کروں گا اور اگر کوئی غلط رپورٹ ہوگی تو حکومت بیٹھی ہوئی ہے، ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اس کے ڈیپارٹمنٹ کو کٹہرے میں کھڑا کر دیں گے پھر لیکن جو رپورٹ دی گئی ہے، وہ Authentic ہے اور Authentic report کے ساتھ ہی ہم آپ کو بتا

رہے ہیں۔ دوسرا جو آپ نے کہا کہ جی Inauguration، افتتاح نہیں ہوا ہے تو وہ میں نے کہا کہ ٹوئنٹی پرسنٹ کمپلیٹ ہوئے ہیں، جو آپ نے Mention کئے ہیں، وہ آپ کو میں نے بتایا ہے کہ ٹوئنٹی پرسنٹ اس کی Completion ہوئی ہے اور یہ باقاعدہ 2022 میں کمپلیٹ ہو گا تب جا کر ہم اس کا Inauguration کریں گے، باقی جو ہم نے آپ کو ڈیٹیل دے دی ہے کہ یہ یہ ڈیٹیل ہے، جو چیز جہاں تک پہنچی ہے، اگر وہ ٹوئنٹی پرسنٹ کمپلیٹ ہوا ہے تو وہ ہم نے آپ کو بتا دیا ہے۔ دوسرا اکرم خان درانی صاحب کو میں یہاں بتاؤں گا کہ ہماری KPOGDCL کے پاس اس وقت 250 ایمپلائز ہیں، 250 اس کے ٹوٹل ایمپلائز ہیں اور بر تئی جو گمبٹ جو ہمارا (Range) رینگ ہے، اس میں KP OGDCL مرکز کے ساتھ یا جو ہمارے اس کے ساتھ As a partner کام کر رہا ہے، یہ بر تئی میں اس کے ساتھ As a partner جا رہا ہے اور جو لکی بلاک ہے، اس میں پارٹنر نہیں ہے، یہ Directly keeping himself، یہ خود کر رہا ہے، تو یہ بھی انفارمیشن آپ کی جو تھی، وہ بھی ہم نے دے دی ہے سر۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! آپ کی تجویز کی میں حمایت کرتا ہوں، ہم مسئلے کا حل ڈھونڈتے ہیں، کوئی اس طرح بے جا ہم ایسی بات نہیں کرتے کہ جس کا کوئی مقصد نہ نکلے۔ آپ نے بڑی اچھی بات کی کہ میں وہاں پر عمر ایوب صاحب اور دونوں سرور خان صاحب کو آپ بلالیں گے، اپوزیشن کو بھی بلالیں گے، گورنمنٹ بھی ہو گی اور وہاں پر صوبے کے حوالے سے جو ہمیں معلومات ہیں، ہم ان کے سامنے رکھیں گے، جو مسائل ہیں، وہ ہم بتائیں گے، حکومت خود کام کر کے وہ بھی ان کے سامنے رکھیں لیکن میں تھوڑا سا آپ کے حوالے سے گورنمنٹ سے کہ ایک بریفنگ ہمیں دیں، جو اپنی کمپنی ہے، جو اس صوبے کی اپنی کمپنی ہے آئل اینڈ گیس کی، اس کی بریفنگ وہ یہاں پر اسمبلی میں آپ کے ہوتے ہوئے ایم ڈی صاحب آ جائیں، ہمیں دے دیں، وہ ہمیں مطمئن کریں اپنی کمپنی کی کہ میں نے اتنا کام کیا ہے-----

<u>Mr. Speaker</u>: KPOGDCL.

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جو (Range) <u>رینگ</u> وہ بتا رہے ہیں، وہ سارے جو ہیں نا، وہ JV پہ ہیں، ہم ان سے یہاں پر پوچھیں گے ایک Date آپ رکھیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: اس کمپنی کے ایم ڈی کو تو ابھی میرے خیال میں وہ ضیاء الدین صاحب نہیں ہے، کوئی اور آیا ہے، جو بھی ہو، وہ ہمیں تقریباً دس سالوں کا، چونکہ یہ بنی ہے پہلی گورنمنٹ میں، دس سالوں کا پراگریس پہ آپ کے سامنے ہمیں مطمئن کریں اور ساتھ اپنی یہ رپورٹ دیں کہ یہ ہمارے اخراجات ہیں اور یہ ہم نے وہاں پر آمدن کی ہے یا ابھی ہم یہ کام کروا رہے ہیں، تفصیل ذرا اس کی، چونکہ اگر آپ مرکز والوں کو بلا سکتے ہیں تو یہ تو آپ کی یہاں پر اپنی ہے تو ایک تاریخ ہمیں یہ بھی دے دیں، آپ ان کے ساتھ فائنل کریں اور اس پر بھی اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ بنگش صاحب، جی درانی صاحب کی تجویز۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی، جناب سپیکر! ٹھیک ہے جی، بالکل اپنے اداروں کو کہہ دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی Done، ہمارے پاس ریزولیوشن ہے یہ نیوزی لینڈ والی لیکن اس سے پہلے ایک بل ہے، Item No. 07, the Minister for، کون بل پیش کرے گا؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جی۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Qalandar Lodhi Sahib, Minister for Food, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): On behalf of Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ریزولیوشن آپ پیش کریں گی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی۔

جناب سپیکر: پہلے Rule relax کروالیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک ریزولیوشن ہے اور ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے، اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے آپ کے ٹیبل پر رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے ریزولیوشن۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240, to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Member is allowed to move.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ایک متفقہ قرارداد ہے-----

جناب سپیکر: نام پڑھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس میں اکرم خان درانی صاحب ہیں، ثناءاللہ صاحب ہیں ہمارے پیپلز پارٹی کے، نگہت اورکزئی، شہرام خان ترکئی، سردار حسین بابک صاحب، مومنہ باسط صاحبہ، بابر سلیم صاحب ہیں اور یہاں پر جی عنایت اللہ صاحب ہیں، قلندر خان لودھی صاحب ہیں، پختون یار خان صاحب کی یہ ریزولیوشن ہے جن کے سائن ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا نام بھی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہیں کیونکہ لیٹ جو آئے ہیں تو ان کو پھر میں نے بعد میں نوٹ کیا ہے۔

Mr. Speaker: Okay ji, allowed.

Ms: Nighat Yasmin Orakzai: Thank you, Sir.

قراردادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرے، جمعے کے دن نیوزی لینڈ میں ساٹھ سے زائد مسلمانوں کو نماز کی حالت میں ایک دہشتگرد نے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ شہید کیا اور باقاعدہ طور پر اس ہولناک خونی کھیل کی وڈیو بناتا رہا جس سے کہ تمام مسلمانوں کو دلی دکھ اور افسوس ہوا، جس کی وجہ ہم ان تمام شہداء

کے گھرانوں کے ساتھ افسوس و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ان تمام ممالک کے مؤقف کو سراہتے ہیں جنہوں نے اس دہشتگردی کے واقعے کو دہشتگردی قرار دیکر مذمت کی اور ان تمام ممالک کے مؤقف پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں جنہوں نے اس دہشتگردی کے اتنے بڑے واقعے کو دوسرا رنگ دینے کی کوشش کی اور اس ہولناک خونی کھیل کھیلنے والے شخص کو دہشتگردی کی بجائے ذہنی مریض قرار دیا، جس کی یہ صوبائی اسمبلی بھرپور مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ دفتر خارجہ کی وساطت سے ان تمام ممالک کو یہ بتادیا جائے کہ اس شخص کو ذہنی مریض کی بجائے دہشتگرد قرار دیا جائے اور دہشتگردی کے قوانین کے تحت اس کو سزا دی جائے۔ آخر میں یہ اسمبلی نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کو خراج تحسین پیش کرتی ہے جس نے مسلمانوں کے ساتھ ان کے غم میں یکجہتی کا اظہار کیا اور اس شخص کو دہشتگرد قرار دیا، نیز یہ اسمبلی ایبٹ آباد میں جو دو بہادر لوگ تھے، ان میں ایک جو ہے تو طلحہ راشد صاحب ہیں اور ان کے بیٹے نعیم راشد صاحب ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ ایبٹ آباد کے ان نوجوانوں نے اپنی جان پر کھیل کر اور جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بہت سے لوگوں کی جانیں بچائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات نہیں کی تھی، پہلے وہ چاہتے تھے اس پر بات کریں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بالکل قرارداد کے ساتھ میں اتفاق کرتا ہوں، چونکہ پہلے میں نے دستخط کئے لیکن اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح نعیم رشید صاحب نے جن کا تعلق ایبٹ آباد سے تھا اور ان کے ساتھ طلحہ نعیم ان کا بیٹا تھا، نے جس جرات کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے اور جس طرح بہادری کے ساتھ اس دہشتگرد سے اپنے باقی دوستوں کو انہوں نے بچایا، میں سمجھتا ہوں کہ میں پورے پاکستان کی طرف سے اور ایبٹ آباد کی طرف سے خصوصی طور پر نعیم رشید صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ان کی جرات کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے دوسرے نمازیوں کو اور مسلمانوں کو وہاں پر تحفظ فراہم کیا۔ تو اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں جو وہاں پر شہید ہوئے، ان کے درجات اللہ بلند فرمائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرنے کی اجازت فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا Allow کر دوں میڈم؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کو میں نے یہ کاپی بھجوائی ہے اور آپ سے بات بھی ہوئی تھی کہ اگر یہ 30 لوگ جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت! یہ کال اٹینشن ہے اور ایک ریزولیوشن ہے، پہلے ریزولیوشن لے لیتے ہیں، عائشہ بانو ایم پی اے صاحبہ چونکہ Rule relaxe ہے، جی عائشہ بانو صاحبہ۔

محترمہ عائشہ بانو: بہت بہت شکریہ۔ سر! یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے ہم سب کی طرف سے، یہ عائشہ بانو، شوکت یوسفزئی صاحب، نگہت اورکزئی، ثمر بلور، عنایت اللہ صاحب، خوشدل صاحب، فہیم احمد، پیر فدا صاحب، فضل شکور، آغاز گنڈاپور، محمد عبدالسلام صاحب، روی کمار اینڈ وزیرزادہ صاحب کی طرف سے جی، ریزولیوشن ہے کہ:

Whereas, children age 12 years and below should not be allowed to be seated on the front seats of vehicles as it is dangerous and can cause serious injuries to the children, therefore, this august House unanimously recommends that the Government of Khyber Pakhtunkhwa should impose ban on it.

سر، اس کی وجہ آئے دن ٹریفک کے قوانین میں تھوڑی سی سختی کی ضرورت ہے کیونکہ سیٹ بیلٹ جو ہے فرنٹ سیٹ پر چھوٹے بچوں کے سائز کے حساب سے نہیں ہوتا تو یہ میں ریکویسٹ کروں گی august Assembly کو کہ اس کے اوپر ریزولیوشن پاس کرنے میں ضرور وہ کریں کیونکہ یہ سیٹ بیلٹ چھوٹے بچوں کے حساب سے نہیں ہوتا، یہ Adult کے لئے ہوتا ہے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Call attention, Nighat Orakzai, MPA.

بہت لمبی کال اٹینشن ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر! ویسے تھوڑا سا میں اس میں سے آپ کو بتا دیتی ہوں سر! کیا کروں؟

جناب سپیکر: یہ تو "نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر"، اتنا لمبا لکھا ہے آپ نے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! لوگوں کے مسائل ہوتے ہیں، اس میں آپ کو پتہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: ریزولیوشن کو شارٹ رکھا کریں Anyhow, please move it۔

توجہ دلاؤ نوٹس

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ اے ڈی پی سکیم جو کہ خیبر پختونخوا کی ایک پرانی سکیم ہے جو کہ 2014 میں شروع کی گئی تھی جس کے تحت 20 میل فزیو تھراپسٹس این ٹی ایس کے ذریعے مختلف اضلاع کے ہسپتالوں میں تعینات کر دیئے گئے تھے جنہیں 2017 میں مستقل کر دیا گیا، 2018 میں فیمیل فزیو تھراپسٹس اسی سکیم کے تحت تمام ضلعی ہسپتالوں میں تعینات کر دی گئی تھیں تاکہ ہر ضلعی ہسپتال میں ایک میل اور ایک فیمیل موجود ہوں۔ جناب عالی! فزیو تھراپی بغیر دوائیوں اور آپریشن کے مختلف جسمانی بیماریوں کا طریقہ علاج ہے جیسا کہ کمر درد، عرق النساء، فالج اور معذور بچے وغیرہ فزیو تھراپسٹ انسانی جسم کی حرکت کا سپیشلسٹ ہوتا ہے۔ محکمہ صحت نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس میں یہ درج ہے کہ 30 جون 2019 کے بعد فزیو تھراپی کی سہولیات ضلعی ہسپتالوں میں ختم کر دی جائیں گی، اس طرح جو سہولیات خیبر پختونخوا کے عوام کو گھر کی دہلیز پر دستیاب تھیں، وہ ان سے چھین لی جائیں گی اور عوام اس سہولت کے لئے پشاور کا رخ کریں گے جس سے نہ صرف پشاور کے ہسپتالوں پر رش بڑھے گا بلکہ عوام کی جیب پر بھاری پڑے گی۔ جناب عالی! جنوری 2018 سے فروری 2019 تک ان 30 فزیو تھراپسٹس نے ایک لاکھ سے زیادہ مریضوں کا علاج فزیو تھراپی سے کیا ہے، یعنی ہسپتال میں لاکھوں روپے کی مالیت کی فزیو تھراپی کے اوزار، مشینیں خریدی گئی تھیں، اس طرح اگر آج اس سروس کو ختم کر دیا جائے تو اس سے نہ صرف اس پروفیشن کے 30 لوگ متاثر ہوں گے بلکہ لاکھوں مالیت کی مشینیں زنگ آلود ہو جائیں گی اور خیبر پختونخوا کے تقریباً 12 اضلاع کے ہسپتالوں میں یہ سہولت مریضوں کو مہیا نہیں ہوگی۔ حکومت وقت اور خاص طور پر وزیر برائے صحت کی توجہ میں یہ بات لانی تھی اور ان سے پوچھنا تھا کہ 30 جون 2019 کے بعد فزیو تھراپی کی سہولیات ختم ہو رہی ہیں اور نہیں تو ان 30 فزیو تھراپسٹس کو مستقل کیا جا رہا ہے یا ان کو کوئی Extension ملنے والی ہے۔ تھینک جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ تو کوئسچن بھی بن رہا ہے آپ کا، یہ End میں جو چیزیں آپ نے پوچھی ہیں لیکن (مداخلت) منسٹر انچارج بھی نہیں ہے، اس کو پہنچا دیا جائے گا منسٹر صاحب کو، اور دیکھتے ہیں اگر آپ کی بات جو ہے، ہم اس کو چیک کرتے ہیں، اگر درست ہے یہ تو پھر مناسب نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: ایڈوائزر صاحب اگر ایجوکیشن کا، میرے خیال میں اپنے متعلقہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا، انتہائی اہم ہے، ضیاء اللہ بنگش صاحب، نہ I am very sorry، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی چونکہ ایجوکیشن سے Related ایک ایشو ہے، جتنے بھی ہمارے گورنمنٹ سرونٹس ہیں، یہاں پہ ایک Spouse policy موجود ہے لیکن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں انتہائی بدقسمتی سے دو تین مسائل تو میں نے خود ایڈوائزر صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں، پشاور کے سینیئر ترین ڈاکٹر، سینیئر ترین ڈاکٹر، بچوں کا ڈاکٹر ہے، ڈاکٹر افضل، اس کی Wife ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہے اور Spouse policy کے ہوتے ہوئے اس کی Job یہاں پشاور میں ہے اور اس کو دوسرے ضلع میں ٹرانسفر کر دیا گیا ہے، ان کے رشتہ اور وہ خود بھی بڑے سینیئر ترین ڈاکٹر ہے، یہ میں ویسے ایک مثال دے رہا ہوں، مجھے امید ہے ان شاء اللہ، مجھے امید ہے کہ ضیاء اللہ بنگش صاحب Spouse policy کو Follow کریں گے اور خصوصاً میں نے جس سینیئر ترین ڈاکٹر کا نام لیا، مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ دوبارہ یہ ریکویسٹ نہیں کرنا پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی، جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ہاؤس کو Update کر دوں کہ یہ پشاور، باقی صوبے میں تو کوئی مسئلہ، یہ جو Spouse policy ہے، اس کے حوالے سے نہیں ہے لیکن یہ پشاور میں ایک مسئلہ آیا ہوا ہے اور وہ تمام پشاور کے جو ایم پی ایز تھے، یہ ایشو پشاور کے ایم پی ایز نے اٹھایا ہوا تھا کہ جو پشاور کی Seats ہیں، وہ باہر سے لوگ آ کے یہاں پہ ان کو Fill کر دیتے ہیں اور جو پشاور کے لوگ ہیں، جو Jobs opportunities ہیں، وہ ان کو نہیں ملتیں، تو یہ پشاور کے ایم پی ایز نے Collectively ایک-----

جناب سپیکر: لیکن Spouse policy جو ہے، اس کے تحت آپ کریں گے۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! وہ ہے لیکن وہ جو پوسٹیں ہیں، وہ پوسٹیں اسی وجہ سے Fill ہو رہی تھیں کہ پشاور چونکہ کیپٹل ہے اور کیپٹل میں سارے دوسرے علاقوں سے لوگ یہاں پر ہیں تو وہاں سے لوگ یہاں آکر میل یا فیمیل وہ پشاور کی طرف آرہے تھے تو پشاور کے ایم پی ایز کی جانب سے یہ ایک مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور اس کو ہم نے فی الحال سٹاپ کیا ہوا ہے، ہم نے اس کو سٹاپ کیا ہوا ہے اور ان کو ہم نے ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ بھی اور تمام جو پشاور کے ایم پی ایز ہیں، ان کے ساتھ بھی ہم نے، بہر حال ہم ان کے ساتھ ڈسکشن میں اس پہ لگے ہوئے ہیں کہ جی ایک پالیسی ہے اور پالیسی کو ہم کہیں بھی مطلب اس کو سٹاپ نہیں کر سکتے لیکن یہ ہم نے ان کے لئے کہ ان کے ساتھ ڈسکشن ہماری ہو جائے، ان کا Concern بھی ہے، ان کا بھی ہے کہ جی جتنی بھی پوسٹیں ہیں، وہ ساری Fill ہو رہی ہیں اور جو پشاور کے لوگ ہیں، ان کو جو Job کے مواقع ہیں، وہ نہیں مل رہے ہیں تو اس وجہ سے ہم نے سٹاپ کئے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ ہماری مشاورت جاری ہے، جیسے ہی وہ ہم مکمل کر لیں گے تو جو بھی نتیجہ نکلے گا، ہم نے اس کو Already کہا ہوا ہے کہ جی جو پالیسی، حکومت کی جو Policies ہوتی ہیں، ہم نے ہر حال میں ان کو Implement کرنا ہوتا ہے، ان کے Concern کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: میں ذرا، ایک منٹ جی ایک منٹ، جناب سپیکر! ایک تو یہ کہ یہ پالیسی نہیں ہے، یہ ظاہر ہے پوسٹنگ ٹرانسفرز کا ایک Rule یہاں پہ موجود ہے Rule، اب ایک طرف، ایک طرف تو کہہ رہے ہیں کہ سیاسی مداخلت نہیں ہے اور دوسری طرف فلور آف دی ہاؤس اعتراف کر رہے ہیں کہ ایم پی ایز، ایم پی ایز کو یہ ماننا چاہیئے، یہ جاننا چاہیئے کہ جو پالیسی ہے، Suppose جس ڈاکٹر کا نام میں نے لیا، وہ پشاور میں Serve کر رہا ہے، حکومت کے یہ جو Rules بنے ہوئے ہیں، وہ تو اسی مقصد کے لئے بنے ہیں کہ اگر کوئی فیمیل ایک جگہ پر سول سرونٹ ہے، وہ Job کر رہی ہے، اگر اس کا شوہر ایمپلائی ہے تو یہ Rule تو اسی لئے بنا ہے کہ مطلب وہ جا کے، اب ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ شوہر ایک جگہ پہ کام کرے گا اور بیوی دوسری جگہ پہ کام کرے گی؟ یہ میرے خیال میں ایم پی ایز پہلے بھی، جناب سپیکر! بات وہیں پہ آجائے گی، اس طرح پریشر میں نہیں آنا چاہیئے، ایم پی ایز کو آپ لوگ سمجھائیں، یہ سب کا صوبہ ہے، پشاور سارے

صوبے کا دل ہے، اب ایسا نہیں ہے کہ جو بندہ، اب یہ تو پھر ڈومیسائل نکالنا پڑے گا۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بنگش صاحب! بنگش صاحب! Spouse policy کو Ensure کریں، ہر ڈسٹرکٹ کے اندر چونکہ یہ بڑا ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک سٹیشن پہ کام کریں۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر! اس پہ میں Update کر دوں، ہمارے محترم ہیں بابک صاحب، میں یہ نہیں کہہ رہا سر، کہ یہ سیاسی مداخلت ہو رہی ہے، ایم پی ایز بھی ہیں، تو ایم پی ایز بھی عوام کے ووٹوں سے بن کر آئے ہوئے ہیں، وہ بھی اس اسمبلی کے ممبرز ہیں، ان کو بھی انہی لوگوں نے ووٹ دیئے ہوئے ہیں تو وہ بھی انہی کا ہے، اگر فرض کریں آپ کا ضلع ہے اور آپ کے ضلع میں دھڑا دھڑ یہاں سے لوگ جا رہے ہوں تو ایک دن آپ بھی اٹھیں گے کہ جی یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ تو اس کو سٹاپ کر رہے ہیں؟ تو میں یہ نہیں کہہ رہا، ہم نے کہا کہ جی ہم نے ان کو بٹھایا ہوا ہے اور ان کے ساتھ ہماری مشاورت اس بات پہ ہوئی ہے کہ جی ایک سرکار کے جو احکامات ہوتے ہیں، ان کو ہم نے Follow کرنا ہوتا ہے، اس کو ہم ہر طریقے سے Follow کریں گے لیکن ان کے جو Concerns ہیں، ہم ان کو بھی کلیئر کروا رہے ہیں کہ جی اگر اتنی پوسٹیں ہم Create کر رہے ہیں تو اتنی پوسٹوں میں اتنی ہی جو پوسٹیں ہیں، یہ اگر ہم Wedlock policy ہے یا ہماری Spouse policy ہے یا جو بھی پالیسی ہے، اس کو ہم اسی طریقے سے Implement کریں گے لیکن اگر کل ایم پی ایز، ہمارے پشاور کے ایم پی ایز ہوں اور میں نے آپ کو یہ کہا کہ چونکہ پشاور دارالخلافہ ہے اور اس میں تقریباً ہمارے بارہ تیرہ ایم پی ایز ہیں، جو سب اس کو دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے جب Collectively ایک چیز ہمیں پیش کی تو ہم نے اس کو صرف روکا ہوا ہے کہ جی ہم اس کو دیکھ رہے ہیں، ہماری ٹیم اس پر بیٹھی ہوئی ہے، ان کے ساتھ ہماری مشاورت ہو رہی ہے تو جیسے ہی ان کے ساتھ ہماری یہ مشاورت کمپلیٹ ہو جائے گی تو اس کے بعد جو بھی حل نکلے گا، ہم ہاؤس کے سامنے آپ لوگوں کو بتا دیں گے ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, the sitting is adjourned to meet tomorrow on 19th March at 01:30 pm.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 19 مارچ 2019ء دوپہر ڈیڑھ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)